﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الفَضلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ☆﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد ۹ — جمعۃ المبارک ۱۸؍جنوری ۲۰۰۲ء — شمارہ ۳

۳؍ذوالقعدہ ۱۴۲۲ ہجری قمری ۱۸؍صلح ۱۳۸۱ ہجری شمسی

بارانِ رحمت کے لئے دعا

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے بارش کے لئے یہ دعا کی: اے اللہ ہمیں برسنے والی بارش کا پانی پلا جو فائدہ مند ہو، نقصان دہ نہ ہو اور دیر کی بجائے جلدی آنے والی ہو۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب رفع الیدین)

ماہِ رمضان المبارک میں مسجد فضل لندن میں درس قرآن کریم کی نہایت پاکیزہ اور بابرکت عالمی مجلس

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ہر ہفتہ اور اتوار کو درس قرآن مجید جو ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست دیکھا اور سنا جاتا ہے

(۲۳/ رمضان المبارک ۲۰۰۱ء (بروز اتوار) سورۃ الاعراف کی آیات ۱۸۹ تا ۱۹۹ کے درس کا خلاصہ)

(قسط نمبر۸)

لندن۔(۲۳؍رمضان المبارک۔۹؍دسمبر ۲۰۰۱ء)۔ آج برطانیہ میں رمضان المبارک کا ۲۳واں روز اور اتوار کا دن تھا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج قبل دوپہر مسجد فضل لندن میں سورۃ الاعراف کی آیات ۱۸۹ تا ۱۹۹ کا درس ارشاد فرمایا جو ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست نشر کیا گیا۔ قرآنی علوم اور حقائق و معارف پر مشتمل اس درس میں حضور ایدہ اللہ اہم اور مشکل الفاظ کی حل لغت، احادیث نبویہ اور مختلف مفسرین کی تفاسیر کے علاوہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی تفاسیر کے حوالہ سے بھی مضامین قرآن کو بیان فرماتے ہیں اور جہاں ضرورت ہو وہاں ضروری تشریحات اور محاکمہ بھی فرماتے ہیں۔ ذیل میں اس درس کا خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین ہے۔

آیت ۱۸۹: ﴿قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ. وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَا سْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ. وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ. اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ.﴾۔ تُو کہہ دے کہ میں اللہ کی مرضی کے سوا اپنے نفس کے لئے (ایک ذرّہ بھر بھی) نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا اور اگر میں غیب جاننے والا ہوتا تو یقیناً میں بہت دولت اکٹھی کر سکتا تھا اور مجھے کبھی کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔ لیکن میں تو محض ایک ڈرانے والا اور ایک خوشخبری دینے والا ہوں اُس قوم کے لئے جو ایمان لاتی ہے۔

علامہ فخر الدین رازی اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں: اس آیت کے ماقبل آیات سے تعلق کی کئی وجوہات ہیں: (۱) پہلی یہ کہ ارشاد الٰہی ﴿لَآ أَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا﴾ یعنی مجھے علم غیب جاننے کا ادعا نہیں۔ میں تو صرف نذیر و بشیر ہوں۔ جیسا کہ سورۃ یونس میں فرمایا کہ کفار کہتے ہیں اگر تم سچے ہو تو وہ وعدہ کیا ہوا۔ تو جواب دے کہ میں تو اپنے نفس کے بارہ میں نفع و نقصان کا مالک نہیں، سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ چاہے۔ ہر امت کی تباہی کی ایک مدت مقرر ہے۔ (۲) دوسری یہ کہ روایت ہے کہ اہل مکہ کہتے تھے کہ اے محمدؐ! کیا تیرا رب تمہیں مال کے سستا اور مہنگا ہونے کے بارے میں نہیں بتاتا کہ

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

معاش کی تنگی اور دوسری تنگیوں سے راہ نجات تقویٰ ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفت رازق و رزّاق کا تذکرہ

وقف جدید کے نئے سال کا اعلان۔ دنیا بھر کی جماعتوں میں امریکہ اول نمبر پر ہے، پاکستان دوم اور برطانیہ تیسرے نمبر پر رہا۔ جرمنی چوتھے نمبر پر آیا

۱۱۰ ممالک کے ۲ لاکھ ۵۵ ہزار سے زائد افراد وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل ہو چکے ہیں

جماعت احمدیہ عالمگیر کو نئے سال کی مبارکباد۔ اللہ تعالیٰ اس سال کو جماعت کے لئے غیر معمولی ترقیات و فتوحات کا سال بنا دے اور اپنے بندے حضرت مسیح موعودؑ سے جو وعدے کئے تھے ان کا فیض ہر احمدی کو پہنچتا رہے

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۴؍جنوری ۲۰۰۲ء)

(لندن ۴؍جنوری ۲۰۰۲ء): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ تحریک جدید کے سالِ نو کے اعلان کے وقت اللہ تعالیٰ کی صفت رازق اور رزّاق کے موضوع پر خطبہ دیا تھا۔ آج وقف جدید کے سالِ نو کا اعلان ہونا ہے۔ آج انشاء اللہ صفت رزاقیت کے موضوع کو مَیں آگے بڑھاؤں گا۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ نے مختلف آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے ان صفات کے مزید پہلوؤں کا تذکرہ فرمایا اور بتایا کہ اللہ جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ بھی کرتا ہے اور تنگ بھی کرتا ہے۔ حضور نے بتایا کہ آنحضرتؐ کے زمانہ میں ایک دفعہ خوراک کی قیمتیں بڑھ گئیں تو عرض کی گئی کہ آپ ہمارے لئے قیمتیں مقرر فرماویں۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ ہی قیمتیں مقرر فرمانے والا ہے اور تنگی اور فراخی عطا کرنے والا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس حدیث میں خاص طور پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ اقتصادی اصولوں کو جبراً حکومت کی وجہ سے تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ اگر مہنگائی ہو رہی ہے اور زبردستی قیمتیں کم کریں گے تو وہ چیزیں یکدم مارکیٹ سے غائب ہو جائیں گی۔

اسی طرح ارشاد ہے کہ جو استغفار کرتا ہے اللہ اس کے لئے ہر غم سے رہائی کی راہ نکال دیتا ہے۔ اور ہر تنگی سے سہولت پیدا کر دیتا ہے۔ اور اسے ان راہوں سے دیتا ہے جن کا وہ گمان نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ معاش کی تنگی اور دوسری تنگیوں سے راہ نجات تقویٰ ہی ہے۔ اصل رازق خدا تعالیٰ ہے وہ شخص جو اس پر بھروسہ کرتا ہے کبھی محروم نہیں رہ سکتا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے قرآنی آیات کی تشریح میں فرمایا کہ اعلانیہ خرچ دکھاوے کی خاطر نہیں ہے بلکہ اس لئے ہے کہ دوسروں کو بھی تحریک ہو۔ اگر کوئی

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ:درس القرآن از صفحہ اول

ہم بہت زیادہ کمالیں۔اوراس بنجر زمین کے بدلے سر سبز وشاداب زمین نہیں بتاتا کہ ہم وہاں چلے جائیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔"

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ جو آیات کے نزول کی وجہ ہے اس کو ہم تسلیم نہیں کرتے۔یہ آیات تو اپنے مقام پر نازل ہونی ہی تھیں۔یہ بعد میں مفسرین نے گھڑلیا ہے کہ اس بات پر یہ آیت نازل ہوئی۔

علامہ رازی مزید کہتے ہیں: (۳) "تیسری یہ کہ بعض کی رائے ہے کہ جب حضور اکرمؐ غزوۂ بنو مصطلق سے واپس تشریف لائے تو راستے میں آندھی نے آلیا جس سے جانور بھاگ پڑے۔ حضرت رسول کریمؐ نے مدینہ میں موجود رَفاعَہ کی موت کی خبر دی اوراس پر منافقین غصہ سے بھر گئے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا دیکھو میری اونٹنی کہاں ہے؟اس پر عبداللہ بن ابی بن سلول نے قوم کو کہا کیا اس شخص پر تم تعجب نہیں کرتے کہ مدینہ میں موجود ایک آدمی کی تو موت کی خبر دے رہا ہے اور یہاں موجود اپنی اونٹنی کو دیکھ نہیں پارہا۔ حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا منافقوں میں سے بعض لوگ اس اس طرح کہہ رہے ہیں۔اس لئے میں کہتا ہوں کہ میری اونٹنی اس گھاٹی میں ہے اس کی لگام درخت میں پھنسی ہوئی ہے۔پس انہوں نے اس کو ویسے ہی پایا جیسے حضورؐ نے فرمایا تھا۔پس اللہ تعالیٰ نے آیت ﴿قُلْ لَاۤ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰهُ﴾ نازل فرمائی"۔(تفسیر کبیر رازی)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ان میں کچھ حصے تو ایسے ہیں جو قطعی ہیں۔ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ مدینہ میں رہنے والے ایک منافق کی موت کی خبر آپؐ نے سنادی تھی۔ علم غیب آنحضرتؐ کو اپنا ذاتی نہیں تھا بلکہ اللہ تعالیٰ جو علم عطا فرماتا تھا وہی تھا۔ آنحضرتؐ عالم الغیب نہیں تھے بلکہ اللہ تعالیٰ آپ کو غیب کی خبریں بتاتا تھا اور وہ پوری ہوتی تھیں۔اونٹنی اگر کہیں غائب ہو گئی تھی تو جب تک خدا آپ کو نہ بتاتا آپ کو علم نہیں ہوتا تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ تمام دنیا کے مال و دولت کا انحصار علم غیب پر ہے۔غیب کی لاعلمی کہ پتہ نہیں پیسہ گھٹے گا یا بڑھے گا،ملک کے حالات کیسے ہونگے، Money Exchange پر کیا اثر پڑے گا یہ بہت سے پیچیدہ مسائل ہیں جن کا غیب پر انحصار ہے۔اگر عالم الغیب کوئی ہو تو ساری دنیا کی دولتیں اکٹھی کر سکتا ہے۔ یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر میں عالم الغیب ہوتا تو تمام دنیا کی دولتیں کما لیتا۔یہ بنیادی نکتہ ہے جسے مفسرین نے یہاں نہیں چھوا۔

آیت ۱۹۰: ﴿هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا . فَلَمَّا تَغَشّٰهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ . فَلَمَّاۤ اَثْقَلَتْ دَّعَوَااللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَیْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ.﴾ ۔وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا تا کہ وہ اس کی طرف تسکین کی خاطر مائل ہو۔پھر جب اس نے اسے ڈھانپ لیا تو اس نے ایک ہلکا سا بوجھ اٹھالیا پھر وہ اسے اٹھائے ہوئے چلنے لگی۔پس جب وہ بوجھل ہو گئی تو ان دونوں نے اپنے ربّ کو پکارا کہ اگر تُو ہمیں ایک صحت مند (بیٹا) عطا کرے تو یقیناً ہم شکرادا کرنے والوں میں سے ہوں گے۔

علامہ فخر الدین رازی فرماتے ہیں: "عام طور پر یہی مشہور ہے کہ نفس واحدہ سے مراد حضرت آدم ہیں اور ﴿ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا﴾ سے مراد حوّا ہیں۔ مفسرین کے نزدیک نفس آدم سے حوا کی تخلیق ہونے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حوا کو حضرت آدم کی پسلیوں میں سے ایک پسلی سے پیدا کیا۔اوراس میں حکمت یہ بیان کرتے ہیں کہ جنس دوسری جنس کی طرف میلان رکھتی ہے اور یہی جنسیت ملنے کا موجب ہے۔

امام رازی کہتے ہیں کہ یہ کلام محل نظر ہے کیونکہ خدا تعالیٰ جب حضرت آدمؑ کو آغاز میں پیدا کرنے پر قادر تھا تو پھر ہم کیوں یہ کہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اجزاء آدم میں سے ایک جزو سے حوّا کو پیدا فرمایا۔یہ کیوں نہ کہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حوّا کو بھی آغاز سے ویسے ہی تخلیق فرمایا جیسے حضرت آدمؑ کو"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہی درست بات ہے۔پھر امام رازی فرماتے ہیں:۔ "اور جو اللہ تعالیٰ ایک ہڈی سے انسان کی تخلیق پر قادر ہے تو وہ حوا کو یونہی بغیر کسی مادہ سے تخلیق کرنے پر قادر کیوں نہیں؟اگر سوال ہو کہ یہاں خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا میں مَنْ سے کیا مراد ہے؟ تو ہمارا جواب یہ ہے کہ ہم نے ذکر کیا ہے کہ بعض اوقات کسی چیز کی طرف اشارہ اس کی شخصیت کی مناسبت سے ہوتا ہے اور بعض اوقات اس کی نوع کی مناسبت سے ہوتا ہے"۔

علامہ ابو عبداللہ القرطبی فرماتے ہیں: جمہور مفسرین نے یہ کہا ہے کہ نفس واحدہ سے مراد آدم ہے۔اور پھر اس سے اس کی زوج حوّا بنائی گئی تا کہ وہ اس سے سکینت اور اطمینان حاصل کرے۔ نفس واحدہ سے پیدائش کی صورت جنت میں تھی۔ پھر موجودہ پیدائش کے طریق کا آغاز آدمؑ کے جنت سے دنیا میں اترنے کے بعد شروع ہوا۔(تفسیر القرطبی)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب یہ سارے مفسرین کے ڈھکوسلے ہیں۔وہ سمجھتے ہیں کہ واقعۃً اوپر جنت میں آدم اور حوا رہتے تھے۔ان کا خیال تھا کہ جنت میں پیدائش کا جو طریق تھا وہ یہ تھا کہ ایک نفس سے پیدا ہوتے تھے۔لیکن جب دنیا میں آئے تو پھر جوڑے بنائے گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔"شرک بری بلا ہے۔اس سے قوموں میں تفرقہ پڑتا ہے۔ مشرک کبھی سچے علوم کا وارث نہیں ہوتا۔یہ سورۃ اب ختم ہوتی ہے اس لئے اخیر میں پھر رسالت مآب کی تعلیم کا خلاصہ بیان کردیا ہے۔جو توحید ہے۔

﴿مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ﴾: ہر ایک شخص ایک آدمی کا نطفہ ہوتا ہے۔مِنْهَا: اسی کی قسم کا۔یہ ظاہر ہے۔ آدم زاد کے حیوانات سے نکاح نہیں ہوتے۔ گدھی، بکری لومڑی سے اولاد نہیں لے سکتے۔لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا: دوسرے مقام پر فرمایا ﴿لِتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا وَجَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً﴾ (الروم:۲۲) عورت ذات بوجہ اپنی کم علمی ناتجربہ کاری کے بہت ہی قابل رحم و قابل مہربانی ہے۔ جن کے گھر میں آرام ہو اور بیوی ہو وہ بہت آرام پاتے ہیں"۔(حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۲۴۶)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس آیت میں جو خاص امور قابل ذکر ہیں وہ یہ ہیں کہ نفس واحدہ جنت میں نہیں ہوا کرتا تھا۔ اس دنیا کا آغاز ہی نفس واحدہ سے ہوا ہے۔ اس بارہ میں میں پہلے کئی بار بتا چکا ہوں۔ جنہوں نے ارتقاء پر تحقیق کی ہے وہ اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں۔یہ اللہ کا احسان ہے کہ اس نے پھر اس سے جوڑا بنایا اور عورت اور مرد میں ایک اُنس پیدا فرمایا۔دوسرا پہلو جو قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ حقیقت میں جب انسان کو بچے کی خواہش ہو تو وہ دعائیں کرتا ہے،دوائیں کرتا ہے اور عہد کرتا ہے کہ جب بیٹا پیدا ہوگا تو خدا کے لئے وقف کریں گے لیکن جب پیدا ہو جائے تو شرک کرنے لگ جاتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں جماعت کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ یہ لکھنا کہ آپ کی دعا سے بیٹا ہوا یہ بھی شرک ہے۔نہ دعا سے بیٹا ہوا،نہ دوا سے بیٹا ہوا۔اگر دعا سے پیدا ہوا تو اللہ بہتر جانتا ہے آپ کو یہ کہنے کا حق نہیں۔ شرک سے پرہیز کرنا چاہئے۔ دواؤں پر بھی انحصار ہوتا ہے لیکن آخری فیصلہ تو اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ جتنی مرضی دوائیں استعمال کریں اگر خدا نے بیٹا نہیں دینا تو نہیں دینا۔ جن کو دینا ہو تو بغیر دواؤں کے بھی دے دیتا ہے۔ بعض کو ۲۰۔۳۰ سال کے بعد بھی بیٹا عطا کردیتا ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کے فضل ہوتے ہیں۔بیٹا ہو یا بیٹی جو کچھ ہوا خدا کے فضل سے ہوا۔ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ﴾۔

آیت ۱۹۱: ﴿فَلَمَّاۤ اٰتٰهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِیْمَاۤ اٰتٰهُمَا فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ﴾۔ پس جب ان دونوں کو اس (یعنی اللہ) نے ایک صحتمند (بیٹا) عطا کیا تو جو اس نے انہیں عطا کیا اُس (عطا) میں وہ اُس کے شریک ٹھہرانے لگے۔پس اللہ اس سے بہت بلند ہے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

﴿جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ﴾: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بعض مفسرین نے یہ لکھا ہے کہ اس میں حضرت آدم و حوا کا ذکر ہے۔یہ بالکل جھوٹ اور لغو ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے فرمایا ہے کہ یہ 'عام میاں بی بی کا ذکر ہے نہ کہ آدم و حوا کا'۔
(حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۲۴۷)

آیت ۱۹۲: ﴿اَیُشْرِكُوْنَ مَالَا یَخْلُقُ شَیْئًا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ﴾ ۔کیا وہ اُسے شریک بناتے ہیں جو کچھ پیدا نہیں کر سکتا بلکہ وہ خود پیدا کئے گئے ہیں۔

آیت ۱۹۳: ﴿وَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَاۤ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ﴾۔اور وہ ان کی کسی قسم کی مدد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور وہ تو خود اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے۔

آیت ۱۹۴: ﴿وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا یَتَّبِعُوْكُمْ. سَوَآءٌ عَلَیْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ﴾۔اور اگر تم انہیں ہدایت کی طرف بلاؤ تو وہ کبھی تمہاری پیروی نہیں کریں گے۔ برابر ہے تمہارے لئے خواہ تم انہیں بلاؤ یا خاموش رہو۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ ان کے دل سخت ہو چکے ہیں۔ جنہوں نے ایک دفعہ فیصلہ کرلیا کہ نہیں ماننا ان کو بلاؤ یا نہ بلاؤ برابر ہے۔ بعض مولوی تو کہتے ہیں کہ اگر خدا بھی اتر کر کہے کہ مرزا سچا ہے تو ہم نے نہیں ماننا۔اس کا نام خَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ہے۔یہ اللہ کی طرف سے مہر نہیں لگی ان کے دل کی سختی کی وجہ سے مہر لگی ہے۔

آیت ۱۹۵: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ﴾۔یقیناً وہ لوگ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو تمہاری ہی طرح کے انسان ہیں۔پس تم انہیں پکارتے رہو۔پس چاہئے کہ وہ تمہیں جواب تو دیں اگر تم سچے ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہاں قابل تذکرہ بات یہ ہے کہ ہر غیر اللہ جسے لوگ پکارتے ہیں وہ

باقی صفحہ نمبر ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں

اسلام میں عورت کا مقام

خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بر موقعہ جلسہ سالانہ (مستورات) جماعت احمدیہ برطانیہ
(فرمودہ ۲۶/جولائی ۱۹۸۶ء)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۸۶ء سے ۱۹۸۸ء مسلسل تین سال تک جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر احمدی مستورات سے اسلام میں عورتوں کے مقام اور ان کے حقوق سے متعلق جو جلیل القدر خطابات فرمائے حضور ایدہ اللہ کی نظرثانی کے بعد "الفضل انٹرنیشنل" کو یہ نہایت اہم خطابات ہدیۂ قارئین کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ احباب بالخصوص احمدی مستورات ان کا بغور مطالعہ کرکے اسلامی تعلیمات کی افضلیت وبرتری پر حق الیقین حاصل کرتے ہوئے کامل شرح صدر اور نفس مطمئنہ کے ساتھ عورتوں کے متعلق اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں پیش کرنے میں سب دوسروں پر سبقت لے جائیں گی۔ (ادارہ)

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾

(سورۃ النحل آیت ۹۸)

جو کوئی مومن ہونے کی حالت میں مناسب حال عمل کرے مرد ہو یا عورت ہم ان کو یقیناً ایک پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور ہم ان تمام لوگوں کو ان کے بہترین عمل کے مطابق ان کے تمام اعمال صالحہ کا بدلہ دیں گے۔

آج کل دنیا میں عورت بحیثیت عورت ایک اہم مبحث بن چکی ہے اور دنیا کے مختلف خطوں میں عورت کی آزادی کی تحریکات مختلف شکلوں میں چل رہی ہیں۔ مغربی دنیا میں ان آزادی کی تحریکات کا آغاز ہوا اور اب ان کے اثرات مشرقی دنیا میں بھی اس طرح ظاہر ہو رہے ہیں کہ عورت کی آزادی کے علمبردار آزادی کا وہ تصور لئے ہوئے ہیں جو مغرب کی پیداوار ہے۔ اس کا پس منظر عموماً یہ کہا جاتا ہے کہ پرانے مذاہب نے عورت کے تمام حقوق چھین لئے اور اسلام کو بالخصوص طعن کا نشانہ بنایا جاتا ہے کہ اسلام نے عورت کو ایک پسماندہ اور قدیم طرز کی زندگی قبول کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ آزادی کے یہ خود ساختہ علمبردار اسلامی تہذیب اور اسلامی تمدنی قواعد اور تمام شرعی پابندیوں سے بزعم خود مسلمان عورتوں کو آزاد کرانے کا عزم لے کر نکلتے ہیں۔

پیشتر اس کے کہ فی زمانہ عورت کی آزادی کی ان مہمات پر تجزیاتی نظر ڈالی جائے، سب سے پہلے ہمیں یہ جائزہ لینا چاہیے کہ جب اسلام ظاہر ہوا تو اس سے پہلے عورت کی کیا حالت تھی اور کیا اسلام عورتوں کو جکڑنے کے لئے آیا تھا یا آزاد کرانے کے لئے؟ عربوں کے قبل از اسلام زمانہ میں جسے جاہلیت کا زمانہ کہا جاتا ہے، عورتوں پر قسما قسم کے ایسے ہولناک مظالم ڈھائے جاتے تھے کہ جن کے ذکر سے بھی ہر صاحب دل انسان سخت اذیت محسوس کرتا ہے۔ اس زمانہ میں عورتوں کے حقوق کے دفاع میں نہ کوئی غیر مذہب عورت کے کام آیا' حالانکہ وہاں یہودیت بھی موجود تھی اور عیسائیت بھی' اور نہ عربوں میں سے کوئی مرد یا عورت آزادی کی یہ مہم لے کر اپنے طور پر اٹھ کھڑے ہوئے۔ صرف ایک ہی وجود تھا اور وہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تھے جنہوں نے قرآنی تعلیم کی روشنی میں عورت کی سب بیڑیاں کاٹ دیں اور سب زنجیروں سے اسے آزاد کرایا۔ اس اجمال کی تفصیل میں اب کچھ ناقابل تردید حقائق پیش کئے جاتے ہیں۔

عرب تہذیب میں عورت کی حیثیت

عورت عرب تہذیب میں حیوانات اور دیگر سامان کی طرح وراثت میں منتقل ہوا کرتی تھی۔ بیٹے کی سوتیلی ماں، باپ کے ورثہ میں بیٹے کو دی جاتی تھی اور وہ اس سے بیاہ کرنے کا اولین حقدار تھا۔ مطلقہ اپنی پسند سے دوسرا نکاح نہیں کر سکتی تھی۔ بیوہ کو خاوند کی وفات کے بعد ایک سال تک اندھیری کوٹھڑی اور گندے غلیظ کپڑوں میں بند رہنے پر مجبور کیا جاتا تھا کہ اس کا سوگ اس طرح منائے کہ ایک سال تک ان ہی غلیظ کپڑوں میں جو وفات کے وقت تھے ان میں ملبوس زندگی گزارے اور گھر سے باہر قدم نہ رکھے۔ عورت بحیثیت خود ایک بدنامی کا داغ تھی جسے زندہ درگور کرنا فخر سمجھا جاتا تھا اور بڑے فخر کے ساتھ شعروں کی صورت میں اور قصیدوں کی صورت میں اس امر کو بیان کیا جاتا تھا کہ ہم ایسے باغیرت اور خوددار ہیں کہ ہم اپنے ہاتھوں سے اپنی بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیتے ہیں۔ ایک عرب شاعر کہتا ہے:

تَهْوٰى حَيَاتِيْ وَ اَهْوٰى مَوْتَهَا شَفَقًا
وَالْمَوْتُ اَكْرَمُ نَزَّالٍ عَلَى الْحَرَمِ

کہ میری بیٹی تو میری زندگی کی خواہاں ہے اور مجھے زندگی کی دعائیں دیتی ہے مگر میں اس کی موت کا متمنی ہوں کیونکہ حقیقت میں عورت کے لئے موت ہی سب سے زیادہ عزت کا مقام ہے۔

عورت جو خود میراث تھی اسے ورثہ ملنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ عورت بدکاری کا آلہ سمجھی جاتی تھی۔ یہاں تک کہ وہ مشہور قصائد جو سونے کے حروف میں لکھ کر زمانہ جاہلیت میں خانہ کعبہ میں آویزاں کئے جاتے تھے ان میں سے بیشتر کا مضمون یہ تھا کہ ہم نے عورت سے یہ سلوک کیا، ہم نے عورت سے یہ سلوک کیا، ہم نے عورت سے یہ سلوک کیا اور سب سے بڑھ کر فخر اس بات پر تھا کہ ہم نے جس طرح عورت کو اپنی ہوا و ہوس کا نشانہ بنایا ہے، کوئی نہیں جو ہمارا اس پہلو سے مقابلہ کر سکے۔ جتنا زیادہ کوئی شخص بدکرداری میں آگے بڑھا ہوا ہوتا، اتنا ہی زیادہ فخر کے ساتھ وہ شاعرانہ کلام میں اس بات کا ذکر کرتا تھا اور یہ شاعری تمام عربوں میں ان فاسق شعراء کی عزت اور عظمت قائم کرنے کا موجب بنتی تھی۔ اس موضوع پر سب سے گندے قصیدے خانہ کعبہ میں نمونہ کے طور پر لٹکائے گئے۔ اس کے علاوہ عورت کی زندگی کی جو بھی تصویر ہے اس کی تفاصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔

آج مغربی دنیا میں عورت کو جس قسم کا کھیل سمجھا جا رہا ہے اور جس طرح تہذیب کے پرخچے اڑا دیئے ہیں اور ہر چیز کو آزادی کے نام پر روا رکھا گیا ہے' اور جو معاشرہ آج یورپ اور امریکہ اور دیگر مغربی ممالک میں ہی نہیں بلکہ بکثرت مشرقی ممالک میں بھی پایا جاتا ہے۔ یہ ساری باتیں جن کی طرف آج کی نئی تہذیب آپ کو بلاتی ہے ان کا منبع تو قبل از اسلام کا عرب تھا نہ کہ یہ جدید کہلانے والی مشرقی اور مغربی دنیا۔ اسلام تو ان بندھنوں سے عورت کو آزاد کرانے کے لئے آیا تھا، نہ کہ ان میں جکڑنے کے لئے۔ صرف عرب ہی پر بس نہیں' بہت سے ممالک میں قدیم زمانوں میں عورت سے ایسا ہی سلوک کیا جاتا تھا بلکہ بعض مشرقی ممالک میں تو آج تک عورت پر ظلم و ستم کے ایسے ایسے طریقے جاری ہیں جو قدیم ترین اندھیرے زمانوں کی یاد دلاتے ہیں۔ اسلام نے عورت کو ان تمام خرابیوں سے نجات بخشی اور عورت کے وہ تمام حقوق جو چھینے جا چکے تھے' اس کو پھر دلوائے۔ علاوہ ازیں بھی عورت کو وہ نئے حقوق دلائے جو اسلام سے پہلے کسی مذہب اور تہذیب میں عورت کو نہیں دیئے جاتے تھے۔

آج بھی یورپ میں یا امریکہ میں یا مشرق میں جتنی عورت کی آزادی کی تحریکات ہیں ان کی سربراہ عورتیں ہیں۔ عورتیں ہی اس کو منظم کر رہی ہیں۔ کس حد تک وہ اس میں کامیاب ہیں' کس حد تک ان کے فکر و نظر کے نتائج عورت کے لئے مفید ثابت ہوں گے یا مہلک ثابت ہوں گے یہ ایک الگ مضمون ہے جس کا بعد میں ذکر آئے گا۔

دوسری بات جو مسلمان عورت تمام دنیا کے سامنے چیلنج کے طور پر پیش کر سکتی ہے وہ یہ ہے کہ تمام ادیان میں، بلا استثناء، اسلام کے سوا ایک بھی ایسا مذہب نہیں جس نے عورت کو اپنے ماضی کے ظلموں سے نجات بخشی ہو اور تہذیب جو عورت نے اس زمانہ میں ورثہ میں پائی تھی اس کے خلاف علم بلند کیا ہو۔ آپ اس پہلو سے خواہ یہودیت کا مطالعہ کریں یا عیسائیت کا مطالعہ کریں یا بدھ ازم کا مطالعہ کریں یا کنفیوشس ازم کا مطالعہ کریں۔ کسی مذہب کے ساتھ اسلام کا موازنہ کر کے دیکھیں ایک مذہب بھی آپ کو ایسا نظر نہیں آئے گا جس نے عورت کی آزادی کی تحریک چلائی ہو یا اس کے حقوق کے قیام کے لئے ایک وسیع اور عظیم تعلیم دی ہو۔ ہاں بدقسمتی سے مذہب کی وہ شکلیں جو آج ہمیں نظر آتی ہیں اور ان مذاہب کے ماننے والوں کی طرف سے مستند صورت میں پیش کی جاتی ہیں ان میں عورت پر ظلم کرنے کی مختلف تعلیمات ایسی ملتی ہیں جن کے بڑے بھیانک اور گھناؤنے اثرات ان کی تہذیبوں پر پڑے۔ فی الحقیقت آج کی مغربی دنیا کی آزادی کی تحریکات اس پس منظر میں شروع ہوتی ہیں جو ان کا اپنا پس منظر ہے۔ ان کے اپنے ماضی کے حوالے سے شروع ہوئی ہیں اور وہ کچھ جو اسلام ان کو چودہ سو برس پہلے دے چکا تھا آج تک وہ آزادی کی تحریکات اس زمانہ میں بھی وہ کچھ عورت کو نہیں دے سکیں۔

اسلام نے جو کچھ عورت کو دیا وہ کچھ آزادی کی شکل میں دیا اور کچھ بظاہر پابندیوں کی شکل میں دیا۔ وہ عرب تہذیب جو عورت کو غلام بنا رہی تھی' اس کو حقوق سے محروم کر رہی تھی اس کے خلاف اسلام نے علم بلند کیا۔ اور عورت کو وہ تمام حقوق بخشے جو اس سے سلب کر لئے گئے تھے اور تہذیب اور تمدن کے نام پر عورت کو انسانی شہوات کو پورا کرنے کا جس طرح کھلونا بنایا جا رہا تھا' اس سے آزادی پابندیوں کی صورت میں بخشی ہے۔ اس لئے جب آپ اسلام کی پابندیوں پر نظر ڈالتی ہیں تو وہ بھی آزادی ہے اور جب آپ اسلام کے حقوق پر نظر ڈالتی ہیں تو وہ بھی آزادی ہے۔

جدید مغربی تہذیب میں عورت کی حیثیت

اب میں آپ کو عرب پس منظر کے بعد یورپ کے پس منظر میں لے کے آتا ہوں تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ یہ آپ کو آزادی کا پیغام دینے والی عورتیں خود کس ماضی سے تعلق رکھتی ہیں اور آج بھی کس جدوجہد میں مبتلا ہیں۔

سترھویں صدی میں عورتوں کو جادو کے الزام میں موت کی سزائیں اس کثرت سے دی گئی ہیں کہ ایک صدی میں بعض کتب کے بیان کے مطابق ایک لاکھ عورتیں زندہ جلا دی گئیں محض اس الزام میں کہ انہوں نے دوسروں پر جادو کیا تھا۔ سولھویں صدی میں دایہ عورتوں سے یہ قسمیں لی جاتی تھیں کہ وہ بچے کی پیدائش پر اس پر جادو نہیں کریں گی۔ عورتوں کے مظالم کا یہ جو پہلو ہے اس کو اگر آپ دوسری دنیا کی تہذیبوں سے موازنہ کر کے دیکھیں تو باقی تہذیبیں تو چھوڑئے اسلام کے متعلق

جو یہ کہا جاتا ہے کہ اسلامی مختلف ادوار میں گذشتہ چودہ سو سال میں عورتوں پر بڑے مظالم ہوئے ہیں ان سارے مظالم کو اکٹھا کر لیں ان کا concentrate تیار کر لیں تو چودہ سو سال میں پھیلے ہوئے جتنے بھی مظالم عورت پر اسلام کی تعلیم کے خلاف ہوئے ہیں اس سے سینکڑوں گنا زیادہ مظالم عیسائی تہذیب کے ایک سو سال کے اندر عورت پر روا رکھے گئے۔ اور یہ جو ایک لاکھ عورتیں یا کم و بیش اس کے لگ بھگ زندہ جلائی گئیں، صرف یہی تعداد اصل حقیقت کو ظاہر نہیں کرتی۔ یہ ایک لاکھ عورتیں جو جادوگرنی سمجھی گئی تھیں ان کا جو ٹیسٹ لیا گیا، جس آزمائش سے گزار کر ان کو جادوگرنی سمجھا گیا اس آزمائش میں جو عورتیں ہلاک ہوئی ہیں ان کی تعداد کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔ عورت کو جادوگرنی یا نا جادوگرنی قرار دینے کا امتحان اس طرح لیا جاتا تھا کہ اس عورت کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اس کو تالاب میں پھینک دیا جاتا تھا۔ اگر وہ ڈوب جاتی تو کہتے تھے کہ دیکھو معصوم تھی اس لئے ڈوب گئی اور انسانی سزا سے بچ گئی اور اگر وہ بچ جاتی تھی تو کہا جاتا تھا کہ دیکھو جادوگرنی ہے نا جو بچ گئی اور اس کے نتیجہ میں اسے زندہ جلا دیا جاتا تھا۔ ہاتھ پاؤں باندھ کر اسے لٹکا دیا جاتا تھا، پاؤں سے پتھر باندھ دئے جاتے تھے اور نیچے آگ کا الاؤ روشن کر دیا جاتا تھا اور اس کے نتیجہ میں وہ انتہائی اذیت کے ساتھ جان دیتی تھی۔

عورت کا اموال پر کسی قسم کا تسلط تسلیم نہیں کیا جاتا تھا۔ سولہویں صدی میں بکثرت ایسے واقعات ملتے ہیں کہ خاوند کو یہ حق تھا کہ جب عورت پر الزام لگائے تو صرف خاوند کا یہ کہنا کافی تھا کہ اس عورت نے فلاں بری حرکت کی ہے اور اس کے نتیجہ میں اسے قتل کر دیا جاتا تھا۔ اس کا موازنہ آپ کر کے دیکھیں۔ چودہ سو سال پہلے اسلام نے اس بارہ میں کیا تعلیم دی۔ اسلام نے صرف مرد کو الزام کا حق نہیں دیا بلکہ عورت کو بھی الزام کا حق دیا اور اس کے جواب میں مرد کو بھی حق دیا اور عورت کو بھی حق دیا کہ اگر وہ اسی شدت سے حلفیہ اس الزام کا انکار کرے تو قطعاً وہ قابل سرزنش نہیں سمجھی جائے گی۔ یا قابل سرزنش نہیں سمجھا جائے گا اگر وہ مرد ہو۔ اور وہ دونوں اس الزام سے بری قرار دئے جائیں گے۔

عورتوں کو فیکٹریوں میں روزانہ اٹھارہ گھنٹے کام کرنا ہوتا تھا اور گھر کا کام کاج اس کے علاوہ تھا۔ انگلستان کی کل عورتوں کی تعداد جس میں بچیاں بھی شامل ہیں ان کی ایک تہائی اپنے گھر کے علاوہ دوسرے کام کرنے پر مجبور تھیں۔ عورت کو مرد کی جائیداد سمجھا جاتا تھا۔ عورت کو گواہی دینے کا حق حاصل نہیں تھا۔ آج یورپ شور مچا رہا ہے کہ اسلام نے ایک مرد کے مقابل پر دو عورتوں کی گواہی مقرر کی ہے اور یہ بڑا بھاری ظلم ہے حالانکہ کل تک عورت کو یہاں گواہی دینے کا حق ہی حاصل نہیں تھا۔

۱۸۹۱ء تک یعنی ابھی صدیوں کے لحاظ سے کل کی بات ہے انگلستان، جرمنی، ناروے، امریکہ، سکینڈے نیویا وغیرہ میں عورتوں کو قانوناً مرد کی جائیداد پر کسی قسم کا کوئی حق حاصل نہیں تھا عورت کو ووٹ دینے کا بھی حق نہیں تھا۔ انیسویں صدی تک فرانس میں خاوند اگر عورت کو طلاق دیتا تھا تو ماں کا بچوں پر کوئی حق نہیں رہتا تھا۔ یہاں تک کہ بیوہ عورت بھی بچوں کو اپنی تحویل میں نہیں لے سکتی تھی بلکہ وہ خاوند کے رشتہ داروں کے سپرد کر دیے جاتے تھے۔

انیسویں صدی میں انگلستان اور فرانس میں عورتیں مردوں سے طلاق نہیں لے سکتی تھیں۔ عورت کو تو بے حیائی کی پاداش میں، اگر مرد اس پر الزام لگائے، شدید سزا دی جاتی تھی اور مرد کا یہ حق مسلّم تھا کہ اگرچہ وہ ایک سے زیادہ شادیاں تو نہیں کر سکتا مگر وہ ایک سے زیادہ عورتیں بغیر شادی کے اپنے گھر میں رکھ سکتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں اس کی کوئی سزا مقرر نہیں تھی اور یہ سلسلہ تو اب بھی جاری ہے۔

دوسری جنگ عظیم میں عورتوں سے یہ کہہ کر نہایت بھاری کام لئے گئے کہ قومی ضرورت ہے اور اس کے پیش نظر عورتوں کا بھی فرض ہے کہ وہ قوم کی خدمت کریں لیکن جنگ کے معاً بعد ان ساری عورتوں کو بغیر حقوق کے فارغ کر دیا گیا۔ انیسویں صدی کے آخر تک یہ حال تھا کہ عورت کا فیکٹریوں وغیرہ میں کام کرنا تو مناسب خیال کیا جاتا تھا مگر تعلیمی کام کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ یہاں تک کہ بعض اس دور کی مصنفہ عورتیں مثلاً Marian Evans (میری این ایونز)، George Eliot (1819-1880) (جارج ایلیٹ) کے نام پر مشہور ہوئی جو ایک مردانہ نام ہے۔ اسی طرح برانٹے سسٹرز جو مشہور ہیں نیز شارلٹ اور این اور ایملی جو ادب کی دنیا میں مشہور ہیں یہ تینوں شروع میں مردوں کے نام پر ناول لکھا کرتی تھیں کیونکہ اس زمانہ میں عورت کے لئے علمی کام کرنا اس کے لئے ایک جرم تصور کیا جاتا تھا۔

اب تاریخ وار میں ایک خاکہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں:۔

☆......۱۸۵۷ء سے پہلے عورتوں کو قانونی طور پر طلاق لینے کا کوئی حق نہیں تھا۔

☆......۱۸۶۶ء میں پہلی دفعہ کیمبرج کے Examination Board نے لڑکیوں کو امتحان دینے کی اجازت دی۔

☆......۱۸۸۲ء میں پہلی مرتبہ یورپ میں عورت کو اپنے نام پر جائیداد رکھنے کا حق حاصل ہوا۔

☆......۱۸۹۰ء تک عورت کا اپنے خاوند کی جائیداد پر کسی قسم کا کوئی حق نہیں تھا۔

یہ تو انیسویں صدی کی باتیں ہیں اب بیسویں صدی میں آیئے:۔

☆......۱۹۲۰ء سے پہلے آکسفورڈ یونیورسٹی میں کوئی عورت داخلہ ہی نہیں لے سکتی تھی۔

☆......۱۹۳۷ء سے پہلے تک عورت مرد سے طلاق لینے کا حق نہیں رکھتی تھی۔

☆......۱۹۴۴ء سے پہلے عورتوں کو شادی کے بعد تعلیمی پروفیشن سے قانوناً خارج کر دیا جاتا تھا' یعنی عورت کو شادی کے بعد تعلیمی پروفیشن سے تعلق رکھنے کی اجازت نہیں تھی۔

☆......۱۹۴۸ء سے پہلے کیمبرج یونیورسٹی میں کوئی عورت ڈگری حاصل نہیں کر سکتی تھی۔

☆......۱۹۵۳ء سے پہلے (یعنی کل کی بات ہے جب فسادات احمدیوں کے خلاف پاکستان میں ہو رہے تھے) وومن ٹیچرز کی تنخواہ اگرچہ مضمون ایک ہی پڑھاتی ہو، اور ایک ہی جیسا وقت دیتی ہو، مرد استاد سے بہت کم تھی۔

☆......۱۹۵۵ء سے پہلے سول سروس میں فائز ہونے کے باوجود عورت کی تنخواہ مرد کی تنخواہ سے کم تھی۔

☆......۱۹۶۷ء کے Matrimonial Homes Act سے پہلے قانونی طور پر عورت کو مرد کے گھر میں رہنے کا حق حاصل نہیں تھا۔

اسلام نے جو آزادیاں چودہ سو سال پہلے عورت کو دی تھیں اور جو حقوق دیئے تھے وہ ۱۹۶۷ء تک بھی عورت کو مغرب میں نہیں ملے تھے۔ اور کئی ایسے حقوق ہیں جو آج تک بھی نہیں مل سکے۔ بڑی لمبی جدو جہد سے عورتیں گزری ہیں۔ بڑے مظالم اور دکھوں کے زمانے سے نکل کر آئی ہیں تب جا کر رفتہ رفتہ عورتوں کی کوششوں کے نتیجہ میں یہ حقوق ان کو ملنے شروع ہوئے ہیں جو انہوں نے چھین کر لئے ہیں۔ عورت کو مرد کے گھر رہنے کا حق حاصل نہیں تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر خاوند اپنی بیوی کو گھر میں رکھتا ہے تو اس کے رحم و کرم پر ہے۔ جس دن چاہے کان پکڑ کر نکال دے۔ اس کو ذاتی حق کوئی نہیں ہے کہ وہ اپنے خاوند کے گھر میں رہ سکے۔

☆......۱۹۷۵ء سے پہلے عورتیں اپنے نام پر سٹیٹ پنشن بھی وصول نہیں کر سکتی تھیں اور

☆......۱۹۷۶ء کے Domestic violence act سے پہلے عورتیں اپنے خاوند کے مظالم کی شکایت قانونی طور پر کر ہی نہیں سکتی تھیں یعنی گھر میں خواہ کسی قسم کا ظلم روا رکھا جائے انگلستان میں ۱۹۷۶ء تک بھی عورت کو یہ قانونی حق حاصل نہیں تھا کہ وہ عدالت میں چارہ جوئی کی درخواست کرے۔ آج بھی مغرب میں عورت اپنے ماں باپ کا ورثہ نہیں پاتی سوائے اسکے کہ اکیلی ہو۔ اور اگر ایک سے زائد بچے ہوں تو صرف بڑا بیٹا وارث سمجھا جاتا ہے۔ اس کے بالمقابل اسلام نے عورت کو اس زمانہ میں جبکہ وہ میراث سمجھی جاتی تھی، وارث قرار دیدیا۔

مغربی مفکرین اور ادیبوں کے نزدیک عورت کی حیثیت

اب میں بائبل کی تعلیم کے بارہ میں چند کتابوں کا ذکر کرتا ہوں جو اس مضمون میں دلچسپی رکھنے والوں کیلئے ازدیاد علم کا موجب بنیں گی۔ ان میں سے ایک دلچسپ کتاب کا نام Benham's book of quotations ہے اسکو بائبل کہتے ہیں یہ اصل میں book of quotations ہے جس میں Biblical quotations بھی ہیں اور بعض دوسری quotations بھی ہیں۔ اسی طرح ایک کتاب Great quotations کے نام سے ہے۔ مختلف کتب ہیں جن سے میں نے بعض محاورے آپ کے لئے چنے ہیں۔ یورپ کا تصور عورت کے متعلق کیا تھا' وہ ان کے فلسفیوں اور ان کے ادیبوں کی زبان سے سنیئے۔

پہلا حوالہ "دنیا میں ہر جھگڑے کی بنیاد عورت ہے۔ عورت کو مذہبی امور میں دخل اندازی نہ کرنے دو"۔ یہ تو اس طرح لگتا ہے کہ مولوی منظور چنیوٹی بول رہا ہے۔ اس نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ دنیا کے ہر جھگڑے کی ذمہ داری احمدیوں پر عائد ہوتی ہے یہاں تک کہ اگر سمندر میں دو مچھلیاں بھی لڑیں تو اس کے نزدیک یہ احمدیوں کی شرارت ہے۔ مگر مذکورہ حوالہ کی رو سے یورپ کے بعض مفکرین کے نزدیک دنیا کے ہر جھگڑے کی ذمہ دار عورت ہے۔

اس کے لئے بائبل کا حوالہ دیا گیا ہے۔ "تین چیزیں ایسی ہیں جنہیں جتنا زیادہ مارا جائے ان کے لئے بہتر ہوتا ہے۔ عورت، کتا اور walnut tree" (یعنی اخروٹ کا درخت)۔ "عورت کو صرف تین بار گھر سے نکلنا چاہیے۔ ایک دفعہ جب اس کی Christening ہوتی ہے (یعنی جب مذہبی روایت کے مطابق اس کا نام رکھا جاتا ہے) دوسری بار جب اس کی شادی ہوتی ہے اور تیسری بار جب اسکا جنازہ نکلتا ہے"۔

ایک مقولہ یہ ہے کہ "عورت ہی اصل جہنم ہے"۔ ایک یہ ہے کہ "دنیا کا ہر شر عورت کے شر سے کم ہے"۔ ایک یہ ہے کہ "عورت اتنی بے اعتبار ہے کہ اس کی قسم کو بھی پانی پر لکھنا چاہیئے"۔

یورپ کی مظلوم عورتوں کا رد عمل دراصل خود عیسائی تعلیم کے خلاف ہے بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ یہ عیسائیت کی بگڑی ہوئی تعلیم کے خلاف ہے جس کا حضرت مسیحؑ کی سچی تعلیم سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں۔ اسی طرح یہ ردّ عمل یورپ کے تاریخی رواج کے خلاف ہے جس میں مرد کو عورت پر آمرانہ حقوق حاصل تھے۔ ان مظالم کے خلاف رد عمل تو بالکل بجا ہے لیکن یہ بہت بڑا ظلم ہے کہ اسلام کو عورت کے خلاف مظالم کا محرک بتایا جا رہا ہے۔

سپین میں اسلامی حکومت قائم رہی ہے۔ اس دور میں عورت کے حقوق کے متعلق ذکر کرتے ہوئے سٹینلے پول جیسا منصف مزاج مؤرخ لکھتا ہے کہ عورتوں کو ہر قسم کی تعلیمی سہولتیں حاصل تھیں اور ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی تھی کہ وہ ہر قسم کی تعلیم حاصل کریں یہاں تک کہ اس دور میں قرطبہ

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں اپنے بندے کے پاس ہوتا ہوں جہاں کہیں بھی وہ مجھے یاد کرے یا میرے ذکر سے اس کے ہونٹ حرکت کریں

ایک مسلمان کی اپنے بھائی کے لئے اس کی غیر موجودگی میں دعا قبول ہوتی ہے۔

ایک دعا ہی ہے جس سے خدا ڈھونڈنے والے پر تجلّی کرتا ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۱۴؍دسمبر ۲۰۰۱ء بمطابق ۱۴؍فتح ۱۳۸۰ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

آج یہ اس سال کے رمضان کا آخری جمعہ ہے جسے عامۃ الناس جمعۃ الوداع کہتے ہیں حالانکہ نہ تو قرآن کریم میں کسی جمعۃ الوداع کا ذکر ہے نہ کسی حدیث میں۔ حجۃ الوداع کا ذکر تو ہے مگر جمعۃ الوداع کا کوئی ذکر نہیں۔ پس آج اس اختتامی خطبہ پر مَیں نے وہی دعا کا مضمون ہی چنا ہے جو ہمارے لئے بہت ہی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے۔

اس جمعہ کے متعلق مَیں اتنا عرض کر دیتا ہوں کہ اس کی ایک برکت بھی ہے کہ بہت سے لوگ جنہوں نے ساری عمر نماز تک نہ پڑھی ہو وہ اس جمعہ پر آجاتے ہیں اور جمعۃ الوداع سے ان کی مراد یہ ہے کہ "ٹاٹا"، بس چھٹی ہے۔ آئندہ اگلے سال دیکھیں گے۔ مگر اس کثرت سے نمازی اس جمعہ پر آتے ہیں کہ سارا سال تمام دنیا میں مسجدیں اتنا نہیں بھرتیں جتنا اس جمعہ پر بھر جاتی ہیں۔ تو ایک بھلائی تو بہر حال اس جمعۃ الوداع کے معروف ہونے میں ہے کہ اس کے نتیجہ میں کم سے کم ایک دفعہ تو نماز پڑھنے کی کسی کو توفیق مل جاتی ہے اور دنیا بھر میں یہی حال ہے۔ کہیں کوئی مسجد خالی نہیں ہو گی بلکہ کناروں سے باہر تک بھری پڑی ہونگی۔ اب اس موقعہ کی نسبت سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ عرض کرتا ہوں کہ ایک دفعہ یہ سوال پیش ہوا کہ جمعۃ الوداع کے دن لوگ چار رکعت نماز پڑھتے ہیں اور اس کا نام قضاء عمری رکھتے ہیں۔ یہ مَیں نے پہلی دفعہ سنا ہے مگر ہے بہر حال۔ اور مقصد یہ ہوتا ہے کہ گزشتہ نمازیں جو ادا نہیں کیں، اُن کی تلافی ہو جاوے، اس کا کوئی ثبوت ہے یا نہیں؟۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: "یہ ایک فضول امر ہے مگر ایک دفعہ ایک شخص بے وقت نماز پڑھ رہا تھا، کسی شخص نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا کہ آپ خلیفہ وقت ہیں، اسے منع کیوں نہیں کرتے؟۔ فرمایا کہ مَیں ڈرتا ہوں کہ کہیں اس آیت کے نیچے ملزم نہ بنایا جاؤں ﴿اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْھٰی عَبْدًا اِذَا صَلّٰی﴾"۔ (یعنی کیا تو نے دیکھا نہیں وہ شخص جو اس شخص کو روکتا تھا جو نماز کے لئے کھڑا ہوتا تھا)"۔ ہاں اگر کسی شخص نے عمداً نماز اس لئے ترک کی ہے کہ قضاء عمری کے دن پڑھ لوں گا تو اُس نے ناجائز کیا ہے اور اگر ندامت کے طور پر تدارک مافات کرتا ہے تو پڑھنے دو کیوں منع کرتے ہو۔ آخر دعا ہی کرتا ہے۔ ہاں اس میں پست ہمتی ضرور ہے۔ پھر دیکھو منع کرنے سے کہیں تم بھی اس آیت کے نیچے نہ آجاؤ"۔

(الحکم ۔ ۲۴؍اپریل ۱۹۰۳ء ۔ فتاویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۵)

اب سورۃ الصافات کی آیت ۷۶ تا ۸۱: ﴿وَلَقَدْ نَادٰنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِیْبُوْنَ. وَنَجَّیْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ . وَجَعَلْنَا ذُرِّیَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِیْنَ. وَتَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ. سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ . اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ﴾۔ اور یقیناً ہمیں نوح نے پکارا تو (دیکھو) ہم کیسا اچھا جواب دینے والے ہیں۔ اور ہم نے اس کو اور اس کے اہل کو بڑی بے چینی سے نجات بخشی۔ اور ہم نے اس کی ذریت کو ہی باقی رہنے والا بنا دیا۔ اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں اس کا ذکرِ خیر باقی رکھا۔ سلام ہو نوح پر تمام جہانوں میں۔ یقیناً ہم اِسی طرح اچھے کام کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں اپنے بندے کے پاس ہوتا ہوں جہاں کہیں بھی وہ مجھے یاد کرے یا میرے ذکر سے اُس کے ہونٹ حرکت کریں۔ (بخاری۔ کتاب التوحید)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "خدا تعالیٰ نے میرا نام نوحؑ بھی رکھا ہے اور میری نسبت فرمایا ہے: وَلَا تخاطبنی فی الذین ظلموا انّھم مغرقون۔ یعنی میری آنکھوں کے سامنے کشتی بنا اور ظالموں کی شفاعت کے بارے میں مجھ سے کوئی بات نہ کر کہ مَیں اُن کو غرق کروں گا۔ خدا نے نوحؑ کے زمانہ میں ظالموں کو قریباً ایک ہزار سال تک مہلت دی تھی۔ اور اب بھی خیر القرون کی تین صدیوں کو علیحدہ رکھ کر ہزار برس ہی ہو جاتا ہے۔ اس حساب سے اب یہ زمانہ اُس وقت پر آپہنچتا ہے جبکہ نوح کی قوم عذاب سے ہلاک کی گئی تھی۔ اور خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا ہے: اِصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا. اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُاللّٰهِ فَوقَ اَیْدِیْهِمْ۔ یعنی میری آنکھوں کے روبرو اور میرے حکم سے کشتی بنا۔ وہ لوگ جو تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ نہ تجھ سے بلکہ خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ یہ خدا کا ہاتھ ہے جو اُن کے ہاتھوں پر ہے۔ یہی بیعت کی کشتی ہے جو انسانوں کی جان اور ایمان بچانے کے لئے ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن۔ جلد ۲۱۔ صفحہ ۱۱۳۔۱۱۴)

سورۃ الشوریٰ آیت ۲۷: ﴿وَیَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ وَیَزِیْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ﴾۔ اور وہ اُن کی دعائیں قبول کرتا ہے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اور اپنے فضل سے انہیں بڑھا دیتا ہے۔ جبکہ کافروں کے لئے تو بہت سخت عذاب (مقدر) ہے۔

اس ضمن میں حدیث ہے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے جلد مقبول ہونے والی وہ دعا ہے جو ایک غائب دوسرے غائب کے لئے کرتا ہے (سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ)۔ یعنی جس کو پتہ ہی نہیں کہ میرے لئے کوئی دعا کر رہا ہے اس کے لئے جب دعا کی جاتی ہے تو اس غرض سے نہیں کہ وہ میرا ممنون احسان ہو بلکہ وہ تو بالکل غافل ہے۔ اس کو کیا پتہ کہ کون میرے لئے دعا کر رہا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمالیتا ہے۔

حضرت صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں "شام" میں ابو درداء رضی اللہ عنہ کے گھر گیا۔ وہ تو نہ ملے۔ ہاں اُن کی بیوی امّ درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجود تھیں۔ انہوں نے کہا: کیا آپ اِس سال حج کا ارادہ رکھتے ہیں؟۔ مَیں نے کہا: ہاں۔ امّ درداء نے کہا: تو پھر ہمارے لئے بھی دعائے خیر کرنا کیونکہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ ایک مسلمان کی اپنے بھائی کے لئے اُس کی غیر موجودگی میں دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ اس دعا کرنے والے کے سر پر ایک فرشتہ مقرر ہے۔ چنانچہ جب بھی وہ بھائی کے لئے کوئی خیر و برکت کی دعا کرتا ہے وہ فرشتہ کہتا ہے: آمین، اور تیرے حق

میں بھی یہ دعا قبول ہو۔(مسلم۔ کتاب الذکر و الدعاء)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو دعا کرتے ہوئے سنا۔ وہ کہہ رہا تھا: اے اللہ! مَیں تجھ سے تیری نعمت کی انتہاء کا طلبگار ہوں۔ آپؐ نے اُسے فرمایا: نعمت کی انتہاء سے کیا مراد ہے؟ اُس شخص نے جواب دیا: میری اس سے مراد ایک دعا ہے جو مَیں نے کی ہوئی ہے اور جس کے ذریعہ مَیں خیر کا اُمیدوار ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: نعمت کی انتہاء یہ ہے کہ جنت میں داخلہ نصیب ہو جائے اور آگ سے نجات عطا ہو۔ اسی طرح آپؐ نے ایک اَور شخص کی دُعا سنی جو کہہ رہا تھا: یا ذُوالجَلَالِ وَالاِکْرَام۔ تو آپؐ نے فرمایا: تمہاری دعا قبول ہو گئی۔ اب مانگ جو مانگنا ہے۔ اسی طرح آپؐ نے ایک اَور شخص کو سنا جو دعا کر رہا تھا: اے میرے اللہ! مَیں تجھ سے صبر مانگتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ سے ابتلا مانگا ہے، خدا سے عافیت کی دعا کرو۔

(ترمذی۔ کتاب الدعوات)

حضرت اُبَی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو یاد فرماتے اور اس کے لئے دعا کرنے لگتے تو پہلے اپنے لئے دعا کرتے تھے۔(ترمذی کتاب الدعوات)۔ یعنی آنحضرت ﷺ کو اپنی رسالت کا اتنا یقین تھا کہ سمجھتے تھے کہ پہلے رسول پر دعا ہو پھر دوسروں کے لئے دعا ہو۔ تو جس طرح دوسروں کو نصیحت فرماتے تھے اس پر خود بھی عمل در آمد فرمایا کرتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمرہ کے لئے مَیں نے آنحضرت ﷺ سے اجازت چاہی۔ آپؐ نے اجازت مرحمت فرمائی اور ساتھ ہی فرمایا: "میرے بھائی! ہمیں اپنی دعاؤں میں نہ بھولنا"۔ حضرت عمرؓ کہتے تھے حضورؐ کی اس بات سے مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ اگر اس کے بدلے میں مجھے ساری دنیا مل جائے تو اتنی خوشی نہ ہو۔(سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ)

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا فرمائی: "اَللّٰھُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاكَ"۔ اے اللہ! سعد کی دعا قبول فرمانا جب بھی وہ تیرے حضور دعا کرے۔(ترمذی۔ کتاب المناقب۔ باب مناقب ابی اسحق سعد بنی ابی وقاص)

حضرت شُرَحْبِیْل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سِمْط کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کعب بن مُرّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث سناؤ جو تم نے خود سنی ہو۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے مُضَر کے خلاف بددعا کی۔ یہ ایک قبیلہ تھا جس کے خلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بددعا دی تھی اور وہ قحط سالی کا شکار ہو گیا تھا اور بہت برا حال تھا اس کا۔ مَیں آپؐ کے پاس آیا اور عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدد کی اور آپ پر بڑی عطا کی اور آپ کی دعا سنی ہے (جس کے نتیجہ میں) آپ کی قوم (یعنی مُضَر) ہلاک ہو گئی ہے۔ پس اَب آپ اُن کے حق میں دعا کریں۔ اس پر آپؐ نے اعراض کیا۔ تو مَیں نے (دوبارہ) عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدد کی اور آپ پر بڑی عطا کی اور آپ کی دعا سنی ہے (جس کے نتیجہ میں) آپ کی قوم (مُضَر) ہلاک ہو گئی ہے۔ اس لئے آپؐ اُن کے لئے دعا کریں۔ اس پر آپؐ نے کہا: اے اللہ! ہمیں ایسی بارش سے سیراب کر جو رحمت والی ہو، فصلیں بڑھانے والی ہو اور بھرپور ہو، نفع بخش ہو اور نقصان دہ نہ ہو۔ اس پر ابھی ایک جمعہ یا اتنا ہی عرصہ نہ گزرا تھا کہ ان پر بارش نازل ہو گئی۔

(مسند احمد بن حنبل، مسند الشامیین)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی مشرک والدہ کو اسلام کی طرف دعوت دیتا تھا۔ ایک دن میں نے اسے دعوت اسلام دی تو اس نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے بارہ میں وہ باتیں سنائیں جو میں سخت ناپسند کرتا تھا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں روتا جاتا تھا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنی والدہ کو اسلام کی طرف بلاتا تھا لیکن وہ ہمیشہ انکار کر دیتی تھی۔ آج میں نے اسے جب دعوت اسلام دی تو اس نے مجھے آپؐ کے بارہ میں وہ باتیں سنائیں جو میں سخت ناپسند کرتا تھا۔ آپؐ اللہ سے دعا کریں کہ وہ ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت دے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کی: اَللّٰھُمَّ اھْدِ اُمَّ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اے اللہ! ابوہریرہ کی والدہ کو ہدایت دے۔

میں رسول اللہ ﷺ کی دعا سن کر خوشی خوشی واپس لوٹا۔ جب میں گھر آیا اور دروازے کی طرف گیا تو دروازہ بند تھا۔ میری والدہ نے میرے قدموں کی آہٹ سنی تو کہا ابوہریرہ اپنی جگہ پر کھڑے رہو۔ میں نے پانی گرنے کی آواز بھی سنی۔ وہ کہتے ہیں کہ میری والدہ نے غسل کیا اور لباس پہنا اور جلدی سے اپنی اوڑھنی لی اور پھر دروازہ کھولا اور کہا: ابوہریرہ! میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں۔ میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

ابوہریرہ کہتے ہیں میں واپس رسول اللہ ﷺ کی طرف گیا۔ اس دفعہ بھی میں رو رہا تھا مگر یہ آنسو خوشی کے آنسو تھے۔ میں نے کہا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرما کر ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت دیدی ہے۔

آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا بہت اچھا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے اور میری ماں کے لئے اپنے مومن بندے پیارے بنا دے اور ان کے دلوں میں ہم محبوب بنیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کی۔ اے اللہ اپنے غلام ابوہریرہ اور اس کی ماں کو مومنوں کا محبوب اور مومنوں کو ان کا محبوب بنا دے۔

اب دیکھو، یہ ابوہریرہؓ کا قول ہے، ہر مومن جس نے مجھے دیکھا بھی نہیں ہوتا اور صرف میرے متعلق سنا ہوتا ہے، وہ بھی مجھ سے محبت کرتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابة باب من فضائل ابی هریرة)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفات کے میدان میں لوگوں کو آتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: خدا کے اس وفد کو خوش آمدید۔ اگر یہ (اہل وفد) خدا تعالیٰ سے کچھ مانگیں گے تو اللہ ان کو عطا کرے گا اور ان کی دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشے گا اور اگر (ان میں سے) کوئی شخص (خدا کی راہ میں) ایک درھم خرچ کرے گا تو اس کا بدلہ اُس کو ہزاروں ہزار گنا زیادہ ملے گا۔(کنزالعمال)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! مَیں بھی ایک بشر ہوں۔ پس مومنوں میں سے اگر کسی کو مَیں نے کوئی تکلیف پہنچائی ہو یا کسی کو برا بھلا کہا ہو یا کسی پر لعنت ڈالی ہو یا کسی کو مارا ہو تو اس کو اُس کے لئے رحمت، پاکیزگی اور قیامت کے دن اپنی قربت کا ذریعہ بنا دے۔(مسلم کتاب البر والصلة)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات ہیں دعا کے متعلق۔ فرماتے ہیں:۔

"دُعا اور استجابت میں ایک رشتہ ہے کہ ابتداء سے اور جب سے کہ انسان پیدا ہوا برابر چلا آتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ کا ارادہ کسی بات کے کرنے کے لئے توجہ فرماتا ہے تو سنت اللہ یہ ہے کہ اس کا کوئی مخلص بندہ اضطرار اور کرب اور قلق کے ساتھ دعا کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے اور اپنی تمام ہمت اور تمام توجہ اس امر کے ہو جانے کے لئے مصروف کرتا ہے تب اُس مرد فانی کی دعائیں فیوض الٰہی کو آسمان سے کھینچتی ہیں اور خدا تعالیٰ ایسے نئے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن سے کام بن جائے۔ یہ دعا اگرچہ بعالم ظاہر انسان کے ہاتھوں سے ہوتی ہے مگر در حقیقت وہ انسان خدا میں فانی ہوتا ہے اور دعا کرنے کے وقت میں حضرت احدیت و جلال میں ایسے فنا کے قدم سے آتا ہے کہ اسوقت وہ ہاتھ اس کا ہاتھ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ یہی دعا ہے جس سے خدا پہچانا جاتا ہے اور اس ذوالجلال کی ہستی کا پتہ لگتا ہے جو ہزاروں پردوں میں مخفی ہے۔ دعا کرنے والوں کے لئے آسمان زمین سے نزدیک آجاتا ہے اور دعا قبول ہو کر مشکل کشائی کے لئے نئے اسباب پیدا کئے جاتے ہیں اور ان کا علم پیش از وقت دیا جاتا ہے اور کم سے کم یہ کہ میخ آہنی کی طرح قبولیت دعا کا یقین غیب سے دل میں بیٹھ جاتا ہے۔ سچ یہی ہے کہ اگر یہ دعا نہ ہوتی تو کوئی انسان خداشناسی کے بارے میں حق الیقین تک نہ پہنچ سکتا۔ دعا سے الہام ملتا ہے۔ دعا سے ہم خدا تعالیٰ کے ساتھ کلام کرتے ہیں۔ جب انسان اخلاص اور توحید اور محبت اور صدق اور صفا کے قدم سے دعا کرتا کرتا فنا کی حالت تک پہنچ جاتا ہے تب وہ زندہ خدا اس پر ظاہر ہوتا ہے جو لوگوں سے پوشیدہ ہے۔ دعا کی ضرورت نہ صرف اس وجہ سے ہے کہ ہم اپنے دنیوی مطالب کو پاویں بلکہ کوئی انسان بغیر ان قدرتی نشانوں کے ظاہر ہونے کے جو دعا کے بعد ظاہر ہوتے ہیں اس سچے ذوالجلال خدا کو پا ہی نہیں سکتا جس سے بہت سے دل دور پڑے ہوئے ہیں۔

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

نادان خیال کرتا ہے کہ دعا ایک لغو اور بے ہودہ امر ہے مگر اسے معلوم نہیں کہ صرف ایک دعا ہی ہے جس سے خداوند ذوالجلال ڈھونڈنے والوں پر تجلی کرتا اور اَنَا القَادِر کا الہام ان کے دلوں پر ڈالتا ہے۔ ہر ایک یقین کا بھوکا اور پیاسا یاد رکھے کہ اس زندگی میں روحانی روشنی کے طالب کے لئے صرف دعا ہی ایک ذریعہ ہے جو خداتعالیٰ کی ہستی پر یقین بخشتا ہے اور تمام شکوک و شبہات دور کر دیتا ہے۔ کیونکہ جو مقاصد بغیر دعا کے کسی کو حاصل ہوں وہ نہیں جانتا کہ کیونکر اور کہاں سے اس کو حاصل ہوئے بلکہ صرف تدبیروں پر زور مارنے والا اور دعا سے غافل رہنے والا یہ خیال نہیں کر سکتا کہ یقیناً وحقاً خداتعالیٰ کے ہاتھ نے اس کے مقاصد کو اس کے دامن میں ڈالا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص دعا کے ذریعہ سے خداتعالیٰ سے الہام پاکر کسی کامیابی کی بشارت دیا جاتا ہے وہ اس کام کے ہونے پر خداتعالیٰ کی شناخت اور معرفت اور محبت میں آگے قدم بڑھاتا ہے اور اس قبولیت دعا کو اپنے حق میں ایک عظیم الشان نشان دیکھتا ہے اور اس طرح وقتاً فوقتاً یقین سے پُر ہو کر جذبات نفسانی اور ہر ایک قسم کے گناہ سے ایسا مجتنب ہو جاتا ہے کہ گویا صرف ایک روح رہ جاتا ہے۔ لیکن جو شخص دعا کے ذریعہ سے خداتعالیٰ کے رحمت آمیز نشانوں کو نہیں دیکھتا وہ باوجود تمام عمر کی کامیابیوں اور بے شمار دولت اور مال اور اسبابِ تنعم کے دولت حق الیقین سے بے بہرہ ہوتا ہے اور وہ کامیابیاں اس کے دل پر کوئی نیک اثر نہیں ڈالتیں بلکہ جیسے جیسے دولت اور اقبال پاتا ہے غرور اور تکبر میں بڑھتا جاتا ہے۔ خداتعالیٰ پر اگر اس کو کچھ ایمان بھی ہو تو ایسا مردہ ایمان ہوتا ہے جو اس کو نفسانی جذبات سے روک نہیں سکتا اور حقیقی پاکیزگی بخش نہیں سکتا"۔

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۲۳۹۔۲۴۰)

۱۹۰۰ء کے الہامات کے ذکر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ایک دفعہ مجھے مرض ذیابیطس کے سبب بہت تکلیف تھی۔ کئی دفعہ سو سو مرتبہ دن میں پیشاب آتا تھا۔ دونوں شانوں میں ایسے آثار نمودار ہو گئے جن سے کاربنکل کا اندیشہ تھا۔ تب مَیں دعا میں مصروف ہوا تو یہ الہام ہوا: "وَالْمَوْتِ اِذَا عَسْعَسَ"۔ یعنی قسم ہے موت کی جب کہ ہٹائی جائے۔ چنانچہ یہ الہام بھی ایسا پورا ہوا کہ اس وقت سے لے کر ہمیشہ ہماری زندگی کا ہر ایک سیکنڈ ایک نشان ہے"۔ (نزول المسیح۔ صفحہ ۲۳۵)

"۷ر جنوری ۱۹۰۰ء کو صبح کی نماز کے وقت حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ پرسوں کی نماز میں جب مَیں التحیّات کے لئے بیٹھا تو بجائے التحیّات کے یہ دعا پڑھنے لگ گیا: صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلَیْكَ وَ یُرَدُّ دُعَآءُ اَعْدَآءِ كَ عَلَیْهِمْ۔ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ مَیں نے خیال کیا کہ یہ کیا پڑھ رہا ہوں، تو معلوم ہوا کہ الہام ہے۔" (رجسٹر روایات صحابہ جلد ۱۱۔ صفحہ ۱۰۴۔ روایات میاں محمد الدین صاحبؓ ولد میاں نورالدین صاحب ضلع گجرات)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۲ر نومبر ۱۹۰۳ء کو رؤیا میں دیکھا کہ:-

"مَیں ایک قبر پر بیٹھا ہوں۔ صاحب قبر میرے سامنے بیٹھا ہے۔ میرے دل میں خیال آیا کہ آج بہت سی دعائیں امور ضروری کے متعلق مانگ لوں۔ اور یہ شخص آمین کہتا جاوے۔ آخر مَیں نے دعائیں مانگنی شروع کیں جن میں سے بعض دعائیں یاد ہیں اور بعض بھول گئیں۔ ہر ایک دعا پر وہ شخص بڑی شرح صدر سے آمین کہتا تھا۔ ایک دعا یہ ہے کہ: الٰہی! میرے سلسلے کو ترقی ہو اور تیری نصرت اور تائید اس کے شامل حال ہو۔ اور بعض دعائیں اپنے دوستوں کے حق میں تھیں۔ اتنے میں خیال آیا کہ یہ دعا بھی مانگ لوں کہ میری عمر پچانوے سال ہو جاوے۔ مَیں نے دعا کی۔ اُس نے آمین نہ کہی۔ مَیں نے وجہ پوچھی، وہ خاموش ہو رہا۔ پھر مَیں نے اُس سے سخت تکرار اور اصرار شروع کیا۔ یہاں تک کہ اس سے ہاتھاپائی کرتا تھا۔ بہت عرصہ کے بعد اُس نے کہا اچھا دعا کرو، مَیں آمین کہوں گا۔ چنانچہ مَیں نے دعا کی کہ الٰہی میری عمر پچانوے برس کی ہو جاوے۔ اُس نے آمین کہی۔ مَیں نے اس سے کہا کہ ہر ایک دعا پر تو شرح صدر سے آمین کہتا تھا، اس دعا پر کیا ہو گیا۔ اُس نے ایک دفتر عذروں کا بیان کیا کہ یہ وجہ تھی، فلاں وجہ تھی جو میرے ذہن سے جاتا رہا مگر مفہوم بعض عذروں کا یہ تھا کہ گویا وہ کہتا ہے کہ جب ہم کسی امر کی نسبت آمین کہتے ہیں تو ہماری ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے۔"

(البدر جلد ۲ نمبر ۴۷۔ بتاریخ ۱۶/ دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۷۴)

تو یہ دیکھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ جو کشف ہے یہ بھی حیرت انگیز ہے۔ اس نے شرح صدر کے ساتھ آخر تک آمین نہیں کہی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر جیسا کہ آپ کو پتہ ہے کہ پچانوے سال نہیں ہوئی۔ تو جو دعائیں قبول نہیں ہوتیں ان میں بھی حکمت ہوتی ہے، ان میں بھی خدا کا ایک نشان ہے۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک خادم فضل الدین صاحب المعروف فجّا نے ایک روایت سنائی کہ ایک دفعہ اتفاقاً ایک لیمپ میں تیل ڈالتے ہوئے میرے کپڑوں میں آگ لگ گئی ...... میرا بہت سا جسم جل گیا اور ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب کہنے لگے کہ یہ بیس منٹ سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ فرمانے لگے کہ ایک گھنٹہ بمشکل زندہ رہے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمانے لگے کہ "مَیں نے ابھی رؤیا دیکھا ہے اور اس کو باغ میں دیکھا ہے"۔ مطلب یہ کہ اولاد والا ہوگا...... پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرے لئے ساری رات دعا کی اور حضرت امّ المومنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اور دو اَور عورتوں کو پاس باری باری بٹھایا اور ساری رات میرے لئے دعا کی۔ اور آخر اللہ تعالیٰ نے مجھے موت سے نجات بخشی اور شفا عطا فرمائی۔" (تذکرہ۔ صفحہ ۸۱۶۔۸۱۷۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

اور یہ بڑا ہو کر صاحب اولاد ہو کر مرا ہے۔

"ایک دفعہ ڈاکٹر نور محمد صاحب مالک کارخانہ ہمدمِ صحت کا لڑکا سخت بیمار ہو گیا۔ اس کی والدہ بہت بیتاب تھی۔ اس کی حالت پر رحم آیا۔ اور دعا کی تو الہام ہوا: "اچھا ہو جائے گا"۔ اسی وقت یہ الہام سب کو سنایا گیا جو پاس موجود تھے۔ آخر ایسا ہی ہوا کہ وہ لڑکا خدا کے فضل سے بالکل تندرست ہو گیا۔"

(نزول المسیح۔ صفحہ ۲۳۰)

"مٹھہ ٹوانا ضلع شاہ پور سے ایک سکھ معہ اپنے لڑکے کے آیا۔ اُس کے لڑکے کو غالباً تپ دق کا مرض تھا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے علاج کرانے آیا تھا۔ اس لڑکے کا باپ دعا کے لئے حاضر ہوتا۔ آپ دعا فرماتے۔ آپ کو الہاماً ایک نسخہ معلوم ہوا جو اس پر حضرت مولوی صاحب کی معرفت استعمال کرایا گیا اور وہ لڑکا شفایاب ہو گیا۔

(الفضل۔ جلد ۳۰، نمبر ۱۴۴۔ بتاریخ ۲۴/جون ۱۹۴۲ء صفحہ ۳)

روایت حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ:

"لاہور سے ایک بی۔اے نوجوان بتّوں کا رہنے والا بڑا تیز طبع ہمارے حضرتؑ کو دیکھنے کے لئے (آیا)...... حضرت کے دل میں القاء ہوا کہ اس کے لئے دعا کرو۔ دعا کی۔ معاً اس کا دل تبدیل کیا گیا اور بیعت کی درخواست کی۔" (اصحاب احمد، حصہ دوم۔ صفحہ ۱۱۷ مکتوب حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ۔ ۱۹/اپریل ۱۸۹۸ء)

قبولیت دعا کا ایک اور نشان۔ "شیخ رحمت اللہ صاحب کی دکان کو آگ لگنے کا اندیشہ ہوا تو انہوں نے ننگے سر اور ننگے پاؤں سجدے میں گر کر دعا کی تو معاً دعا کرتے کرتے خداتعالیٰ نے ہوا کا رُخ بدل دیا اور امن امن کی آواز آ گئی اور ہر طرح اطمینان ہو گیا۔

(ملفوظات۔ جلد ۳۔ صفحہ ۲۲۳ طبع جدید ربوہ)

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام بھی کتنے پُر یقین تھے ایمان سے ماشاء اللہ۔ جب آگ لگنے کا خطرہ ہوا اور جب آگ لگ گئی دکان کو تو اس وقت تو باہر نکل کر بھاگنے کا وقت ہوتا ہے۔ مگر وہیں سجدہ ریز ہو گئے اور خدا سے دعا کی اور اتنے میں امن امن کی آواز آنی شروع ہو گئی یعنی وہ آگ بجھ گئی۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ فرماتے ہیں: "ایک دفعہ میری بیوی کے بڑے بھائی حکیم محمد اسماعیل صاحب کی ایک آدمی سے لڑائی ہو گئی جس میں حکیم صاحب نے اس آدمی کو

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر۔ پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواهشمند حضرات بذریعه ٹیلیفون فری سروس سے فائده اٹھاکر بازار سے بارعایت اور تازه مال حاصل کر سکتے هیں

آج هی رابطه کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

مار مار کر لہولہان کر دیا۔ اس مضروب کے وارثوں نے جب اسے قریب الموت پایا تو وہ اسے چارپائی پر ڈال کر حافظ آباد کے تھانے میں لے گئے۔ میری خوش دامن صاحبہ نے جب یہ واقعہ سنا تو مجھے حکیم صاحب موصوف کے لئے دعا کرنے کے لئے کہا۔ مَیں نے جب ان کے لئے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسی تسکین دی کہ مَیں نے دعا کے بعد ہی سب گھر والوں کو بتایا کہ نہ تو وہ مضروب مرے گا اور نہ ہی اس کے وارث اسے حافظ آباد کے تھانے میں لے جائیں گے اور نہ ہی مقدمہ دائر کریں گے۔ چنانچہ اس دعا کے بعد واقعی وہ لوگ جو زخمی کو اٹھا کر حافظ آباد لے جا رہے تھے جب تقریباً ڈیڑھ کوس کا فاصلہ طے کر کے حافظ آباد اور اپنے گاؤں کے درمیان ایک نہر کے پل پر پہنچے تو وہاں سے پھر واپس آ گئے اور اس کے بعد وہ مضروب جو بظاہر قریب الموت ہو چکا تھا وہ بھی چند دنوں میں اچھا ہو گیا اور حکیم صاحب کے خلاف مقدمہ بھی کسی نے دائر نہ کیا۔(حیات قدسی حصہ دوم صفحہ ۹۰)

حافظ عبدالرحمٰن صاحب حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا کی قبولیت کا ذکر کرتے ہیں:

"حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کا معمول تھا کہ یونیورسٹی کے امتحانات جب شروع ہوتے تھے تو حضرت مولوی صاحب بلاناغہ روز تشریف لاتے اور لڑکوں کی معیت میں نہایت الحاح سے دعا کرتے پھر تمام لڑکے ہال میں داخل ہو جاتے۔ ایک دفعہ حضرت مولوی صاحب دعا کر کے آ رہے تھے کہ ہائی سکول کے بورڈنگ کے قریب ملے۔ مَیں نے عرض کیا کہ حضور میری بچی حفیظۃ الرحمٰن نے ایف اے فلاسفی کا امتحان دینا ہے اس کے لئے دعا کریں تو وہ شفقت کا پیکر بغیر کچھ جواب دئے میرے ساتھ ہو لیا اور دوبارہ ہائی سکول کے برآمدہ میں پہنچ کر میری بچی کے لئے لمبی دعا کی۔ آپ پر خاص رقت کی کیفیت تھی۔ دعا کے بعد فرمایا کہ آپ کی بچی کامیاب ہو جائے گی۔ چنانچہ وہ فلاسفی میں ضلع گورداسپور بھر میں فرسٹ آئی۔(سیرت حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ صفحہ ۲۳۴)

حضرت مولوی عبدالواحد خان صاحبؓ کی دعا کا نمونہ۔ مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ کراچی میں اپنا دو منزلہ بنگلہ تعمیر کرا رہے تھے کہ نچلی منزل کی تعمیر کے بعد روپیہ ختم ہو گیا۔ بہت فکرمند تھے کیونکہ اوپر کی منزل کی تعمیر کے بغیر حسب منشاء کرایہ پر عمارت نہیں اٹھ سکتی تھی۔ میاں صاحب نے مولوی صاحب سے دعا کی درخواست کی۔ چنانچہ آپ نے دعا کی اور رات کو دیکھا کہ ایک انگریز بہت اچھا سوٹ پہنے ہوئے آپ کے سامنے کھڑا ہے اور کہتا ہے میرا نام Copmlete Man ہے۔(یعنی مکمل آدمی)۔ چنانچہ آپ کو یقین ہو گیا کہ ان کا کام ہو جائے گا۔ چنانچہ صبح ہی یہ عجیب حسن توارد ہے کہ ایک امریکن نے آکر رامہ صاحب کو پانچ ہزار روپیہ پیشگی دے دئے اور اس سے وہ عمارت مکمل ہو گئی۔(اصحاب احمد جلد نمبر ۱۰ صفحہ ۲۰۸)

انڈونیشیا میں احمدیہ مشن کے قیام کے ابتدائی زمانہ میں ایک مرتبہ بانڈونگ شہر میں مولانا رحمت علی صاحب ایک احمدی درزی مکرم محمد یوسف صاحب کی دکان پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ہالینڈ کے ایک عیسائی بشپ ادھر آ نکلے اور احمدیت اور عیسائیت پر تبادلہ خیالات شروع ہو گیا۔ اور لوگوں کا ایک ہجوم اکٹھا ہو گیا کہ اسی اثناء میں اچانک موسلا دھار بارش برسنے لگی۔ وہ علاقہ ایسا ہے کہ جب بارش ہو تو کئی کئی گھنٹے مسلسل برستی ہے۔ پادری صاحب جب بحث میں عاجز آ گئے تو انہوں نے اپنی ناکامی پر پردہ ڈالنے کے لئے مولانا صاحب کو للکار کر کہا کہ اگر واقعی عیسائیت کے مقابلے پر احمدیت سچی ہے تو اس وقت ذرا اپنے خدا سے کہئے کہ اپنی قدرت کا کرشمہ دکھائے اور اس موسلا دھار بارش کو یکدم بند کر دے۔ اس نادان، کوتاہ نظر اور روحانیت سے عاری پادری کی نظر برستی ہوئی بارش اور گھرے ہوئے بادلوں پر تھی مگر مولانا صاحب نے زندہ خدا پر زندہ ایمان کا ثمرہ چکھا ہوا تھا۔ چنانچہ بلاحیل وحجت اسی وقت بڑی پُراعتماد آواز میں بارش کو مخاطب کر کے کہا: "اے بارش! تو اس وقت خدا کے حکم سے تھم جا اور احمدیت کے زندہ اور سچے خدا کا ثبوت دے"۔ چنانچہ چند منٹ نہیں گزرے تھے کہ بارش تھم گئی۔(الفضل ۲۳/جنوری ۱۹۸۴ء)۔ انڈونیشیا میں جو بارشیں ہوتی ہیں وہ کئی کئی گھنٹے چلتی ہیں اور بہت بارش ہوتی ہے۔

اب میں آخر پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عربی دعا کا ترجمہ پیش کرتا ہوں:

"اے میرے ربّ! میرے دل پر اُتر اور میرے سینے سے ظہور فرما بعد اس کے کہ مَیں لُوٹا گیا۔ اور میرا دل نورِ عرفان سے بھر دے۔ اے میرے ربّ! تُو ہی میری مراد ہے، پس میری مراد مجھے دیدے۔ اے ربّ الارباب، تجھے تیرے منہ کی قَسم، تُو مجھے کُتّوں کی موت نہ مارنا۔ اے میرے ربّ! مَیں نے تجھے اختیار کیا ہے، پس تُو بھی مجھے اختیار کر اور میرے دل کی طرف نظر کر اور میرے قریب آ جا کہ تُو بھیدوں کا جاننے والا ہے اور ہر اُس چیز سے خوب باخبر ہے جو غیروں سے چھپائی جاتی ہے۔ اے میرے ربّ! اگر تُو جانتا ہے کہ میرے دشمن سچے اور مخلص ہیں تو مجھے اس طرح ہلاک کر ڈال جیسے سخت جھوٹے ہلاک کئے جاتے ہیں۔ اور اگر تُو جانتا ہے کہ مَیں تجھ سے ہوں اور تیری طرف سے بھیجا گیا ہوں تو تُو میری مدد کے لئے کھڑا ہو کہ مَیں تیری مدد کا محتاج ہوں، اور میرا معاملہ ایسے دشمنوں کے سپرد نہ کر جو مجھ پر استہزاء کرتے ہوئے گزر جاتے ہیں۔ اور مجھے دشمنوں اور مکر کرنے والوں سے محفوظ رکھ۔ یقیناً تُو ہی میری شراب ہے اور تُو ہی میری راحت ہے اور تُو ہی میری جنت اور میری ڈھال ہے۔ پس میرے معاملہ میں میری مدد فرما اور میری چیخ و پکار کو سُن اور تُو رحمت نازل فرما محمد (ﷺ) پر جو سب نبیوں سے افضل اور متقیوں کے امام ہیں۔ اور تُو اُنہیںؐ وہ مراتب عطا فرما جو تُو نے کسی دوسرے نبی کو عطا نہیں فرمائے۔ اے میرے ربّ! تُو وہ سب نعمتیں جو مجھے عطا فرمانا چاہتا ہے، اُنہیںؐ عطا فرما دے۔ پھر مجھے اپنے منہ کے صدقے بخش دے اور تُو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ اور سب تعریف تیرے لئے ہے کہ تیرے ہی فضل سے یہ کتاب جمعہ کے روز عیدین کے درمیان واقع مبارک مہینہ میں اتنی مدت کے اندر اندر طبع ہوئی جو لفظ "عین" کے اَعْدَاد کے برابر ہے۔ (عین سے مراد ستّر ہے اور وہ ستّر دن میں مکمل ہو گئی)۔ اے میرے ربّ! اے دعا کرنے والوں کو جواب دینے والے!! اسے اپنے فضل سے طالبان حق کے لئے مبارک اور فائدہ مند اور صحیح راستہ کی طرف ہدایت دینے والی بنا دے۔ آمین، ثم آمین۔ وَ آخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔(اعجاز المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸۔ صفحہ ۲۰۳۔۲۰۴)

اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق آپ کی ایک عظیم الشان دعا ہے جو بہت دفعہ آپ لوگوں نے سنی ہو گی مگر ہر دفعہ یوں لگتا ہے کہ پہلی دفعہ سن رہے ہیں۔ اس میں آنحضرت ﷺ کا حیرت انگیز عشق جلوہ گر ہے:۔

"جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ کہ اولیاء اِن دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے اس کا اصل اور منبع یہی دعا ہے اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرتِ قادر کا تماشا دکھلا رہے ہیں۔ وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ بِعَدَدِ هَمِّهٖ وَ غَمِّهٖ وَ حُزْنِهٖ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَ اَنْزِلْ عَلَیْهِ اَنْوَارَ رَحْمَتِكَ اِلَی الْاَبَدِ۔ اور مَیں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے بلکہ اسبابِ طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دُعا ہے"۔

(برکات الدعا، روحانی خزائن جلد ۶۔ صفحہ ۱۰۔۱۱)

۞۞۞۞……۞۞۞……۞۞۞۞

زندہ قوموں کی یہ علامت ہوا کرتی ہے کہ ان کے نوجوان اس کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ وہ اپنے بڑوں کے قائم مقام بن جائیں۔(حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اَلْحَمْدُلِلّٰہ ——— اَلْحَمْدُلِلّٰہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے انسٹی ٹیوٹ میں سے گزشتہ سال پڑھ کر فارغ ہونے والے ۸۰ فیصد سٹوڈنٹس کو اللہ تعالیٰ نے بہترین ملازمت سے نوازا ہے۔ اور بہت سی کمپنیاں اب خود ڈیمانڈ کر رہی ہیں کہ ہمیں آپ کے پاس پڑھے ہوئے اور لوگوں کی ضرورت ہے۔

نئے کورس کے داخلے جاری ہیں - جلد رجوع کریں

Microsoft Certified Professional IT Training Centre

Ehrharstr.4 30455 Hannover Germany

Tel :0049+511+404375 ——— Fax: 0049-511-4818735

E-mail: Khalid@t-online.de

تقریب افتتاح

احمدیہ مشن ہاؤس وہوسٹل جامعہ احمدیہ

نیروبی، کینیا(Kenya)(مشرقی افریقہ)

(رپورٹ: محمد افضل ظفر -مبلغ کینیا)

نیروبی کی مسجد احمدیہ کے عقب میں نیا سنٹر نظر آرہاہے

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کینیا میں جماعت احمدیہ تیزی سے پھیل رہی ہے ۔ اس روزافزوں ترقی کے پیش نظر تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے مبلغین اور معلمین کی ایک فوج درکار ہے۔ الحمدللہ اس وقت کینیا میں دس مرکزی مبلغین کے علاوہ ڈیڑھ صد کے قریب مقامی معلمین یہ ذمہ داریاں پوری تندہی سے ادا کر رہے ہیں۔ تاہم ایک بڑی افرادی قوت کی ضرورت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ زیادہ سے زیادہ مقامی معلمین تیار کرنے کے لئے کینیا میں دو طرح کوشش کی جاتی ہے۔

اول۔ ہر مرکزی مبلغ اور مقامی معلم اپنے ساتھ کچھ لوگوں کو داعی الی اللہ یا طالب علم کے طور پر رکھ کر اسے ٹریننگ دیتا ہے۔ اور کچھ عرصہ کے بعد جب یہ داعیان الی اللہ اور طلباء میدان عمل میں کام کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں تو انہیں بطور معلم میدان عمل میں بھجوادیا جاتا ہے۔

دوئم۔ مختلف ریجنز سے منتخب طلباء کو ہیڈ کوارٹر نیروبی بھجوایا جاتا ہے ۔ یہاں وہ مرکزی نظام کے تحت باقاعدہ طور پر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ بعد از فراغت تعلیم انہیں بطور معلم جماعتوں میں بھجوایا جاتا ہے۔ قبل ازیں ہیڈکوارٹرز نیروبی میں اس مقصد کے لئے کوئی مخصوص عمارت نہ تھی۔ طلباء عارضی بندوبست کے تحت رہ رہے تھے اس لئے محدود تعداد میں طلباء کو داخلہ دیا جاتا تھا۔ مگر اب بفضل خدا جماعت نیروبی نے مشن ہاؤس کے احاطہ میں ہی طلباء کے لئے ایک خوبصورت ہوسٹل تعمیر کرکے رہائش وغیرہ کی سہولتیں فراہم کر دی ہیں۔ چنانچہ اب باقاعدہ طور پر مشنری ٹریننگ سکول کا اجراء ہوچکا ہے جس میں فی الوقت ۱۲ طلباء زیر تعلیم ہیں جن کی تعلیم وتربیت کے لئے ایک مرکزی مبلغ مکرم بشارت احمد طاہر صاحب کے علاوہ ایک معلم عبدالحسن صاحب کی ڈیوٹی لگائی گئی ہے۔

اس نئے تعمیر شدہ بلاک میں گراؤنڈ فلور پر ایک خوبصورت کچن، جس میں تمام سہولتیں حاصل ہیں کے علاوہ ایک ذیلی دفتر اور غسلخانوں وغیرہ کے دو بلاکس بنائے گئے ہیں ۔ بالائی منزل پر طلباء کے ہوسٹل کے علاوہ معلم کا کمرہ ، گیسٹ روم اور ایک سیٹ باتھ روم وغیرہ کا بنایا گیا ہے۔

اس بلاک کے سامنے مکرم امیر صاحب کا دفتر اور طلباء کے لئے سٹڈی روم بنایا گیا ہے۔ جس میں خوبصورت ، آرام دہ فرنیچر اور دیگر تمام سہولتیں موجود ہیں۔ اس بلاک کی تعمیر کا تمام خرچ جماعت احمدیہ نیروبی نے ادا کیا ہے۔ قبل ازیں نیروبی جماعت نے ایک خوبصورت چار منزلہ مشن ہاؤس تعمیر کرنے کی توفیق بھی پائی ہے جس میں گراؤنڈ فلور پر ایک خوبصورت اور وسیع وعریض ہال ہے جو "احمدیہ ہال" کے نام سے موسوم ہے۔ اس میں جماعتی تقریبات منعقد ہوتی ہیں ۔ دوسری منزل پر ایک وسیع ہال میں کمپیوٹر ٹریننگ سکول قائم ہے اور اس سے ملحق تین بیڈ رومز پر مشتمل خوبصورت اور ہر سہولت سے آراستہ گیسٹ ہاؤس ہے ۔ تیسری منزل پر لائبریری اور مکرم امیر صاحب کی رہائش گاہ ہے ۔ اس سے اوپر جماعتی تقریبات کے لئے ایک اور ہال ہے ۔ الحمدللہ یہ دونوں عمارتیں مسجد احمدیہ نیروبی کے پہلو میں شانہ بشانہ کھڑی بہت خوبصورت دکھائی دیتی ہیں۔

جماعت احمدیہ نیروبی نے ۵ نومبر کو ان دونوں عمارتوں کے افتتاح کی تقریب منعقد کی۔ سارا دن بارش کے باوجود دو صد کے قریب خواتین وحضرات تقریب میں شریک ہوئے جن میں احباب جماعت کے علاوہ تعمیراتی کمپنی کے

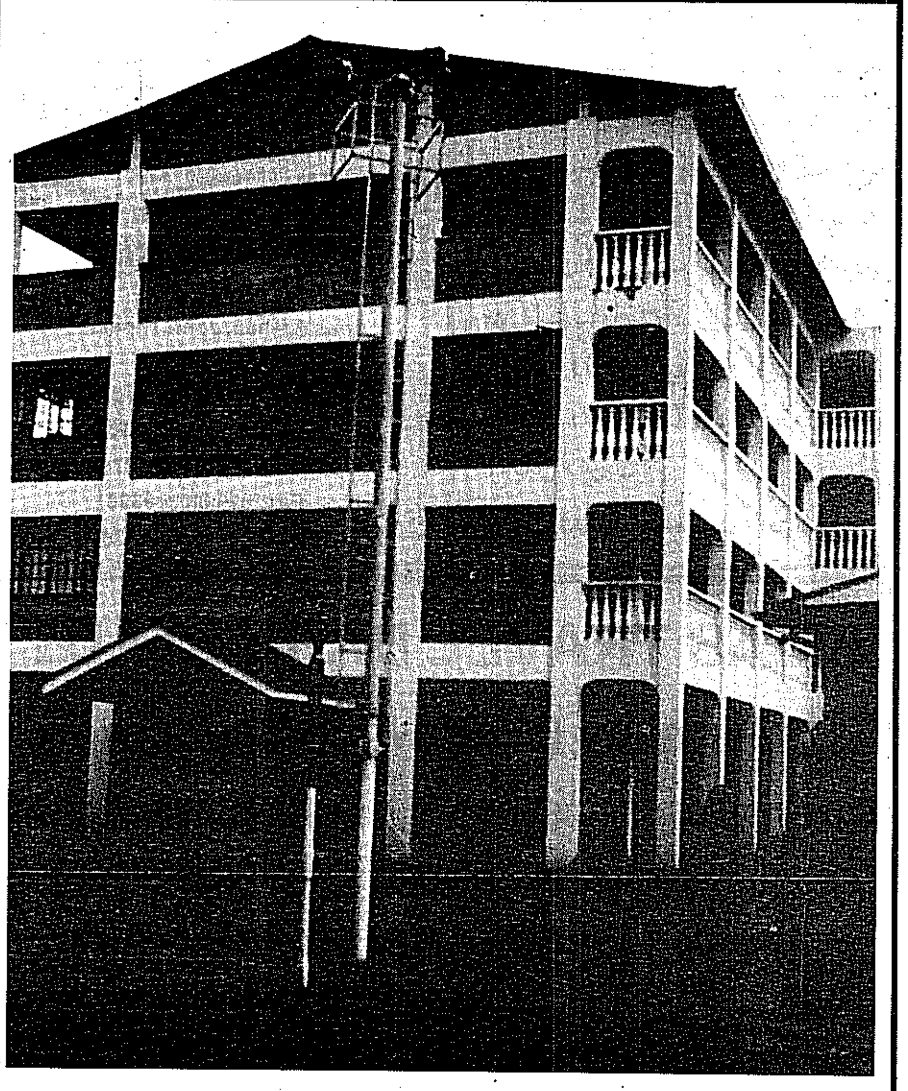

نیروبی میں تعمیر شدہ نیا سنٹر۔ جس میں لائبریری، ایم ٹی اے سٹوڈیوز، رہائش امیر، کمپیوٹر ہال، گیسٹ ہاؤس اور مرکزی ہال وغیرہ تعمیر کئے گئے ہیں

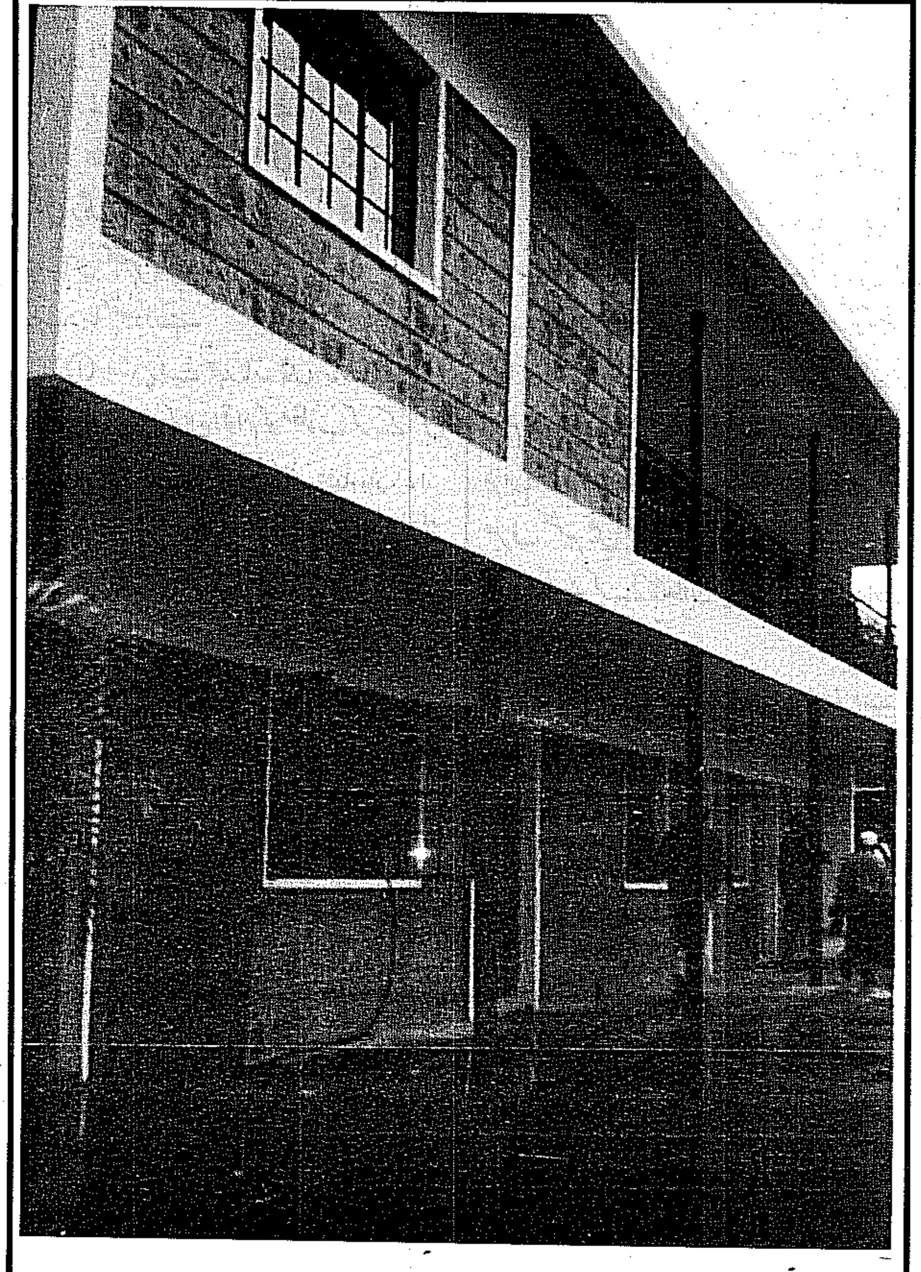

نیروبی میں تعمیر شدہ ہوسٹل جامعہ احمدیہ۔ جس میں دفاتر، ہوسٹل برائے جامعہ احمدیہ، رہائش معلمین، تقریبات کے لئے کچن وغیرہ شامل ہیں

عہدیداران اور رام گڑھیا سکھ گوردوارہ کے سات گیانی صاحبان اور دیگر معزز مہمان شامل تھے۔

تقریب کا آغاز نماز ظہر کے بعد تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم احمد عبداللہ صاحب ایتھوپین طالب علم معلمین کلاس نے کی۔ ان کے بعد مکرم بشارت احمد طاہر صاحب مبلغ سلسلہ نے حضرت مسیح موعودؑ کا پاکیزہ کلام 'حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی' پیش کیا۔ پھر مکرم وسیم احمد صاحب چیمہ امیر جماعت کینیا نے اردو اور سواحیلی زبان میں مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور اس تقریب کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے دونوں عمارتوں کی تفصیلات بتائیں۔ نیز ان تمام احباب کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں اس کار خیر میں حصہ لیا۔ اس کے بعد دعا ہوئی۔ بعد ازاں مہمانوں کو نو تعمیر شدہ عمارات دکھائی گئیں اور پھر مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا۔ تقریباً ساڑھے تین بجے یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ علی ذلک۔

بقیہ: رپورٹ اجتماع انصاراللہ یو۔کے
از صفحہ نمبر ۱۶

منصور احمد شاہ صاحب قائم مقام امیر یو کے نے کی۔ تلاوت قرآن کریم، عہد اور نظم کے بعد مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ نے اپنی رپورٹ میں اجتماع اور مجلس انصاراللہ کے کوائف بیان کئے اور اپنی تقریر میں حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات کی روشنی میں انصار بھائیوں کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ امسال اجتماع کے آخری روز کی کل حاضری ۸۸۰ تھی۔ ملک بھر سے کل گیارہ ریجنز کی ۷۰ مجالس کے ۶۷۶ انصار اور ۲۰۴ مہمانوں نے شمولیت کی۔

بعدہ مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب نے مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اول دوم اور سوم آنے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔ امسال حسن کارکردگی کی بنا پر علم انعامی کا حق دار نارتھ ایسٹ ریجن (یارکشائر) کو قرار دیا گیا اور ریجنل ناظم مکرم منیر احمد صاحب نے علم انعامی وصول کیا۔ جبکہ مجالس میں عمدہ کارکردگی کے لحاظ سے بریڈفورڈ اول، نیومالڈن دوم اور ہونسلو سوم قرار پائیں۔

تقسیم انعامات کے بعد مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب نے اختتامی خطاب میں معاشرتی اقدار کے حوالے سے برائیوں سے بچنے کی نصیحت کی اور اپنے خاندانوں کی تربیت کرنے اور انہیں ایک کامیاب احمدی بنانے کے بارہ میں تفصیل سے بیان کیا اور اختتامی دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کی برکات کو ہر لحاظ سے ہم سب کے لئے دائمی فرمائے۔

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

بقیہ: خطاب حضور انور از صفحہ نمبر ۴

میں مسلمان لیڈی ڈاکٹرز بھی موجود تھیں۔ اگرچہ اب یورپ میں لیڈی ڈاکٹرز کثرت سے ملتی ہیں لیکن کل تک تو عورتوں کو تعلیم حاصل کرنے کی ہی اجازت نہیں تھی، کجا یہ کہ وہ لیڈی ڈاکٹر بنتیں۔ ہاں یورپ کی تاریخ اس بات سے بھری پڑی ہے کہ یہاں بہت witch doctors ہوا کرتی تھیں یعنی ایسی عورتیں جو چڑیلیں سمجھی جاتی تھیں اور کالے جادو کی ڈاکٹر تھیں۔

اس کے مقابل پر آپ یاد رکھیں کہ اسلام نے عورت کو ایک عظیم معلّمہ کے طور پر پیش کیا ہے۔ صرف گھر کی معلّمہ کے طور پر نہیں بلکہ باہر کی معلّمہ کے طور پر بھی۔ ایک حدیث میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے متعلق یہ آتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ آدھا دین عائشہؓ سے سیکھو۔ اور جہاں تک حضرت عائشہ صدیقہؓ کی روایات کا تعلق ہے وہ تقریباً آدھے دین کے علم پر حاوی ہیں۔ بعض اوقات آپ نے علوم دین سے تعلق میں اجتماعات کو خطاب فرمایا اور صحابہؓ بکثرت آپ کے پاس دین سیکھنے کے لئے آپ کے دروازہ پر حاضری دیا کرتے تھے۔ پردہ کی پابندی کے ساتھ آپؓ تمام سائلین کے تشفی بخش جواب دیا کرتی تھیں۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

ایک الزامی جواب

(سید میر محمود احمد ناصر)

۳ر دسمبر ۲۰۰۱ء کے امریکی جریدے "Time" میں لکھا ہے:

"..... nowhere in the Muslim world are women treated as equals."

یہ اعتراض دہراتے چلے جانے والے مختلف اقوام اور مذاہب اور نظریات سے تعلق رکھنے والے ہیں اور اللہ کے فضل سے جماعتی لٹریچر میں علمی اور تحقیقی رنگ میں اس اعتراض کا شافی جواب آ چکا ہے۔ اس مختصر نوٹ میں ایسے معترضین کو الزامی جواب دینا مقصود ہے۔

(۱) ...... پرانے عہدنامہ میں سات اقوام کی عورتوں اور بچوں کو ان اقوام کو مغلوب کرکے قتل کرنے اور نابود کرنے کا حکم ہے۔ (استثناء باب ۷ اور باب ۲۰)۔ عورتوں سے غیر انسانی سلوک کے لئے پرانے عہدنامہ کی کتاب "قضاۃ" کا آخری باب پڑھنا ہی کافی ہے۔ گنتی باب ۲۷ میں حکم ہے کہ بیٹے کی موجودگی میں بیٹی اپنے باپ کی وارث نہیں ہو سکتی۔

(۲)...... نئے عہدنامہ کے مطابق یسوع ناصری کے بارہ کے بارہ حواری مرد تھے کسی عورت کو حواری نہیں بنایا گیا۔ نئے عہدنامہ میں لکھا ہے:

"اے بیویو! اپنے شوہروں کی ایسی تابع رہو جیسے خداوند کی کیونکہ شوہر بیوی کا سر ہے جیسے کہ مسیح کلیسیا کا سر ہے اور وہ خود بدن کا بچانے والا ہے۔ لیکن جیسے کلیسیا مسیح کا تابع ہے ویسے ہی بیویاں بھی ہر بات میں اپنے شوہروں کے تابع ہوں"۔

(افسیوں باب ۵ آیات ۲۲ تا ۲۵)

کیتھلک چرچ کی دو ہزار سالہ تاریخ میں ایک عورت کو بھی پوپ کے عہدہ پر فائز نہیں کیا گیا۔

(۳)...... چوتھے وید اتھروید میں عورت کو شراب اور جوا کے ساتھ دنیا کی تین بدترین چیزوں میں سے ایک قرار دیا ہے۔ انگریزی حکومت کو کتنا برا کہو اس کا اس برصغیر پر احسان ہے کہ اس نے ستی کی رسم بند کرکے بھڑکتی ہوئی آگ کے شعلوں سے ہزارہا عورتوں کو بچایا اور اورنگزیب عالمگیر نے صرف کشمیر میں جہاں مسلم آبادی ۹۹ فیصد تھی ستی کی رسم کو بند کرنے کا اعلان کیا تو آج تک اس بادشاہ کو معاف نہیں کیا گیا۔

(۴)...... کمیونسٹ روس میں جو مذہب کا شدید مخالف تھا لینن سے لے کر گورباچوف تک ایک خاتون بھی سربراہ مملکت نہیں بن سکی۔

(۵)...... امریکہ کی دو سو سالہ جمہوریت میں صدر واشنگٹن سے لے کر صدر بش تک ایک عورت بھی امریکہ کی صدر یا نائب صدر نہیں بن سکی۔

امید ہے کہ رسالہ ٹائم کے ایڈیٹران دوسرے ممالک اور اقوام میں خواتین سے "حسن سلوک" سے اپنے جریدے کے صفحات کو مزین کریں گے۔

آپ خدا کے جرنیل ہیں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"یہ جو ٹھنڈا ٹھنڈا چلنے کا طریق ہے مجھے تو پسند ہی نہیں۔ خدا کی راہ میں چلنا ہے تو جان مار کے چلیں، زور کے ساتھ چلیں، چھاتی کھول کر سر بلند کرکے چلیں اور نئے قلعے فتح کریں۔ آپ خدا کے جرنیل ہیں۔ آج تو ہر احمدی جرنیل ہے۔ سپاہی والی بات بھول جائیں۔ آپ نے نئے نئے علاقے فتح کرنے ہیں۔ آپ کے سپرد قومیں کی گئی ہیں۔ آپ کو قوموں کا سردار بنایا گیا ہے۔ اپنا مقام تو پہچانیں کہ آپ ہیں کون؟ پھر دیکھیں آپ کی تو کیفیت ہی بدل جائے گی۔ دعائیں کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ر اکتوبر ۱۹۸۵ء)

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کر لیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ

(مینجر)

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 020 - 8553 3611

KMAS TRAVEL DARMSTADT
Germany (Worldwide Service)
Phono: 06150-866391 Fax: 06150-866394
بقر عید پر اور موسم بہار کی چھٹیوں میں پاکستان جانے والے احباب
سستی / رعایتی ٹکٹ کے حصول کے لئے ابھی سے اپنی نشست بک کروالیں
اور گھر بیٹھے ٹکٹ حاصل کریں۔ شکریہ

بقیہ: درس القرآن از صفحہ نمبر ۲

انسان نہیں ہوا کرتے۔ یہاں صرف اس قسم کے شرک کا ذکر ہے جس میں وہ انسان کو پکارتے ہیں جیسے حضرت عیسیٰؑ کی پرستش کرنے والے عیسائی۔ فرمایا: وہ تو اپنے لئے بھی کوئی طاقت نہیں رکھتے۔

حضور نے فرمایا کہ اس قسم کے ڈھکونسلے عیسائی دنیا میں عام ہوتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ یا حضرت مریمؑ نازل ہوئے اور انہوں نے یہ بات بتائی۔ T.V. اور اخبارات میں بھی ایسی باتیں آتی رہتی ہیں کہ فلاں پر حضرت مریمؑ یا حضرت عیسیٰؑ نازل ہوئے اور اس کے ہاتھ پر صلیب کے نشان پڑ گئے وغیرہ۔ افریقہ میں بھی بعض دفعہ بڑا مجمع لگا کر عیسائی کہتے تھے کہ عیسیٰؑ کی برکت سے یہ لولے چلنے لگے ہیں۔ یہ اندھے دیکھنے لگے ہیں۔ انہوں نے چھوٹے موٹے لولے لنگڑے اور اندھے بنائے ہوئے تھے۔ تو ہمارا ایک مبلغ سچ مچ کے لولے لنگڑے لے کر گیا اور جب اس پادری نے اپنی بات مکمل کر لی تو کہا کہ ان کو ہی چلا دو۔ یہ بھی اندھے ہیں ان کو بھی دکھا دو تو وہ لوگ وہاں سے بھاگ گئے۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ ان میں تو طاقت ہی کوئی نہیں۔ اور اگر وہ کچھ بناتے ہیں تو ہمیں بھی تو بتاؤ کہ انہوں نے کیا پیشگوئی کی ہے۔

آیت ۱۹۶: ﴿اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ . اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ . اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ . اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا . قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَ كُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ﴾۔ کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہیں یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑتے ہیں یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہیں یا ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں۔ تو کہہ دے کہ تم اپنے شرکاء کو بلاؤ اور پھر میرے خلاف ہر چال چل دیکھو اور مجھے کوئی مہلت نہ دو۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہاں دوسری قسم کے مشرکین کی بات ہو رہی ہے جو فرضی خداؤں کو مانتے ہیں۔ ایسے خدا جن کے نہ ہاتھ نہ پاؤں نہ آنکھیں۔ اور اگر کوئی کہے کہ آنحضرت ﷺ جس خدا کو مانتے تھے اس کے بھی ہاتھ، پاؤں اور آنکھیں نہیں تو یہ لغو اعتراض ہے۔ اس لئے کہ آنحضرتؐ جس خدا کو مانتے تھے اس نے آنکھیں بھی عطا کیں۔ جسے دیکھنے کا ہی پتہ نہ ہو وہ آنکھ کیسے بنا سکتا ہے۔ اور کان بھی بنائے۔ جسے سننے کا ہی پتہ نہیں وہ کان کیسے بنا سکتا ہے۔ عامۃ النّاس کو پتہ ہی نہیں کہ آنکھ از خود بن ہی نہیں سکتی۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ ارتقائی صورت میں پہلے ڈیلا بن گیا ہو بعد میں Ratina بنا ہو۔ کان کے بھی تین حصے ہیں۔ بیرونی، درمیانی، اندرونی اور ان کا نہایت باریک نظام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ہمیشہ پہلے کان کا ذکر کیا ہے پھر آنکھوں کا۔ یہ بھی بڑا اعجاز ہے کہ حقیقت میں پہلے کان ہی پیدا ہوئے تھے۔ سننے کی حس پہلے پیدا ہوئی پھر دیکھنے کی حس پیدا ہوئی۔ یہ بہت ہی عظیم کتاب ہے۔ چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی چیز بھی نہیں چھوڑتی۔

علامہ فخر الدین رازیؒ فرماتے ہیں: ”جان لیجئے کہ یہ بیان دلیل کی ایک اور قسم ہے کہ عقلمند انسان کے لئے ان بتوں کی پوجا میں مصروف ہونا ایک قبیح فعل ہے اور اس کے ثبوت میں اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں درج ذیل چار اعضاء کا ذکر فرمایا۔ ٹانگیں، ہاتھ، آنکھیں اور کان۔ بے شک ان میں سے ہر ایک عضو اگر قویٰ محرّکہ اور مدرِکہ سے آراستہ ہوں تو ایسے اعضاء ان اعضاء سے بہر حال افضل ہیں جو ان طاقتوں سے محروم ہوں۔ ایسے پاؤں جو چلنے پر قادر ہوں اور ایسے ہاتھ جو پکڑنے کی قوت رکھتے ہوں ان ہاتھ پاؤں سے بہتر ہیں جو اس قوت متحرکہ یا زندگی سے محروم ہوں۔ اسی طرح دیکھنے والی آنکھ اور شنوائی کی اہلیت رکھنے والے کان ان آنکھوں اور کانوں سے بہتر ہیں جو ان صفاتِ زندگی سے محروم ہیں۔ پس جب یہ ثابت ہو گیا تو ظاہر ہوا کہ انسان ان بتوں سے بہت سے پہلوؤں سے افضل ہے۔ بلکہ انسان کی فضیلت کے مقابل پر ان بتوں کو تو کوئی نسبت ہی نہیں۔ اور جب ایسا ہے تو کیسے مناسب ہے کہ ایک افضل و اکمل اور اشرف وجود اپنے سے گھٹیا اور کمتر کی پوجا میں لگ جائے جس سے قطعاً کوئی فائدہ محسوس نہ کرتا ہو۔ نہ حصولِ منفعت کے اعتبار سے اور نہ ہی دفع مضرت کے لحاظ سے۔“

مسجد بیت الفتوح انگلستان

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسجد بیت الفتوح انگلستان کی تعمیر کا کام بڑی تیزی سے جاری ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جن جماعتوں یا احباب جماعت نے انفرادی طور پر اس مسجد کی تعمیر کے لئے وعدہ جات کئے ہوئے ہیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ کرم اپنے وعدہ کے مطابق ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (ایڈیشنل وکیل المال۔ لنڈن)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”حق کی یہ بھی ایک پہچان ہے اور اس کی شناخت کا یہ ایک عمدہ معیار ہے کہ دنیا اپنے سارے ہتھیاروں سے اس کی مخالفت پر ٹوٹ پڑے۔ جان سے، مال سے، اعضاء سے، عزت سے اور اندرونی اور بیرونی لوگ اور اپنے اور پرائے گویا سب ہی اس کی مخالفت پر کھڑے ہو جائیں اور پھر بھی وہ (حق) آگے ہی آگے قدم رکھتا جائے اور کوئی روک اس کی ترقی کو روک نہ سکے۔ چنانچہ قرآن شریف میں ہے: ﴿فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ.....الخ﴾ سو اس معیار سے ہمارے سلسلہ کو پرکھا جائے تو ایک طالبِ حق کے واسطے کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہتا۔ دیکھو نہ ہمارا کوئی واعظ ہے نہ لیکچرار اور دشمن بھی کیا اندرونی اور کیا بیرونی سب اکٹھے ہو کر ہمارے تباہ کرنے کی کوشش میں لگے رہے“۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ کے آغاز کا قصہ ہے۔ اب تو مبلّغین و معلّمین کی لاکھوں تک تعداد پہنچ جاتی ہے۔ اس وقت تو کوئی مبلغ اور واعظ نہیں تھا۔ خود ہی کتابیں تحریر کرتے، غلطیاں بھی خود ہی پکڑتے۔ اتنا کام اکیلے کیا ہے کہ خدا نے الہاماً فرمایا۔ ”اَنْتَ الشَّيْخُ الْمَسِيْحُ الَّذِيْ لَا يُضَاعُ وَقْتُهٗ“۔ تو اتنا بزرگ مسیح ہے کہ اس کے وقت کا کوئی دقیقہ بھی ضائع نہیں جاتا۔

آپ فرماتے ہیں: ”مگر اللہ تعالیٰ نے ہر میدان میں ہمیں کامیاب کیا اور دشمن ذلیل ہوئے۔ کفر کے فتوے لگائے۔ قتل کا مقدمہ کیا۔ غرض کہ انہوں نے کوئی دقیقہ ہماری بربادی کا اٹھا نہ رکھا مگر کیا خدا (تعالیٰ) سے کوئی جنگ کر سکتا ہے۔ ہماری ترقی کے خود مخالف ہی باعث اور محرّک ہیں۔ بہت لوگوں نے انہیں کے رسائل سے اطلاع پا کر ہماری بیعت کی۔ اگر واعظ وغیرہ ہماری طرف سے ہوتے تو ہمیں ان کا بھی مشکور ہونا پڑتا اور یہ بھی ایک شعبہ شرک کا ہو جاتا مگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے بچایا۔ ایک آبپاشی اور تخم ریزی تو کسان کرتا ہے اور ایک خود خدا کرتا ہے۔ ہم اور ہماری جماعت خدا (تعالیٰ) کی تخم ریزی اور آبپاشی سے ہیں خدا کے لگائے ہوئے پودا کو کون اکھاڑ سکتا ہے۔“

(البدر جلد ۱ نمبر ۳ مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۲۷)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ جو آپ نے فرمایا کہ اگر ہمارے کوئی واعظ ہوتے تو یہ شرک کا ذریعہ بن جاتا اس کا یہ مطلب نہیں کہ اب ہم نے جو واعظ بنائے ہوئے ہیں یہ شرک کی وجہ سے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب فوج در فوج لوگ داخل ہوں تو استغفار سے کام لو۔ ہمارے مبلّغین بھی اللہ کے فضل سے اس پر عمل کرتے ہیں۔ جب بھی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہیں تو ان نشانات کا ذکر کرتے ہیں جن کو دیکھ کر لوگ احمدی ہوتے ہیں۔ پس مراد یہ ہے کہ اس زمانے میں جب کچھ بھی نہیں تھا بغیر واعظوں کے جماعت کا پھیلنا یہ غیر معمولی بات ہے۔ رہا مخالفوں کا ذکر تو فرمایا کہ مخالف خود ہمارے پھیلاؤ کے لئے کام کرتا ہے۔ جس طرح اروڑی پھینکتے ہیں اس سے خدا صاف ستھری روئیدگی پیدا کرتا ہے یہ لوگ جماعت کے لئے اروڑی کا کام کرتے ہیں۔ ان کی مخالفت سے لوگ اور متعجب ہو کر دیکھتے ہیں۔ مخالفت نہ ہو تو جماعت اتنی پھیل ہی نہیں سکتی۔ مخالفوں نے ہی یہ بیڑا اٹھا لیا ہے کہ ہم جماعت کے خلاف بولیں گے۔ اس کے نتیجہ میں لوگ دیکھتے ہیں کہ جماعت ہے کیا چیز تو پھر وہ حقیقت کو پا لیتے ہیں۔ مخالفت سے نہیں ڈرنا چاہئے۔ دعاؤں میں لگے رہنا چاہئے۔ اور مخالفت کے بعد جب کچھ ملتا ہے تو اسے اللہ کا فضل سمجھنا چاہئے۔

آیت ۱۹۷: ﴿اِنَّ وَلِيِّ يَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ. وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ﴾۔ یقیناً میرا کفیل وہ اللہ ہے جس نے کتاب اتاری اور وہ نیک لوگوں ہی کا کفیل بنتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس آیت کے متعلق فرماتے ہیں: ”میرا کارساز وہ خدا ہے جس نے اپنی کتاب کو نازل کیا ہے اور اس کا یہی قانونِ قدرت ہے کہ وہ صالحین کے کاموں کو آپ کرتا ہے اور ان کی مہمات کا خود متولّی ہوتا ہے۔“

(براہین احمدیہ حصہ سوم روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۵۰ حاشیہ نمبر ۱۱)

پھر فرماتے ہیں: ”ایک مقام توکّل ہے جس پر نہایت مضبوطی سے ان کو قائم کیا جاتا ہے اور ان کے غیر کو وہ چشمۂ صافی ہرگز میسّر نہیں آسکتا بلکہ انہیں کے لئے وہ خوشگوار اور موافق کیا جاتا ہے اور نورِ معرفت ایسا ان کو تھامے رہتا ہے کہ وہ بسا اوقات طرح طرح کی بے سامانی میں ہو کر اور اسبابِ عادیہ سے بکلّی اپنے تئیں دور پا کر بھی ایسی بشاشت اور انشراحِ خاطر سے زندگی بسر کرتے ہیں اور ایسی خوشحالی سے دنوں کو کاٹتے ہیں کہ گویا ان کے پاس ہزارہا خزائن ہیں۔ ان کے چہروں پر تونگری کی تازگی نظر آتی ہے اور صاحبِ دولت ہونے کی مستقل مزاجی دکھائی دیتی ہے اور تنگیوں کی حالت میں بکمال کشادہ دلی اور یقینِ کامل اپنے مولیٰ کریم پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ سیرتِ ایثار ان کا مشرب ہوتا ہے اور خدمتِ خلق ان کی عادت ہوتی ہے“

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خدمت خلق کے لئے ضروری نہیں کہ بہت امیر ہی ہو تو خدمت خلق

کرے۔ بہت سے غریب بھی روکھی سوکھی میں سے خدمت خلق کرتے رہتے ہیں۔ جیسے غرباء قربانی کرتے ہیں ویسے امراء قربانی نہیں کرسکتے۔

آپ فرماتے ہیں: "اگرچہ سارا جہان ان کا عیال ہو جائے۔ اور فی الحقیقت خدا تعالیٰ کی ستاری مستوجب شکر ہے جو ہر جگہ ان کی پردہ پوشی کرتی ہے اور قبل اس کے جو کوئی آفت فوق الطاقت نازل ہو ان کو دامن عاطفت میں لے لیتی ہے کیونکہ ان کے تمام کاموں کا خدا متولی ہوتا ہے جیسا کہ اس نے آپ ہی فرمایا ہے وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ لیکن دوسروں کو دنیاداری کے دلآزار اسباب میں چھوڑا جاتا ہے اور خارق عادت سیرت جو خاص ان لوگوں کے ساتھ ظاہر کی جاتی ہے کسی دوسرے کے ساتھ ظاہر نہیں کی جاتی۔"
(براہین احمدیہ حصہ چہارم روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۳۸ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

پھر فرماتے ہیں: "جس طرح پر ماں بچے کی متولی ہوتی ہے، اسی طرح پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں صالحین کا متکفل ہوتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کے دشمنوں کو ذلیل کرتا ہے اور اس کے مال میں طرح طرح کی برکتیں ڈال دیتا ہے۔" (البدر جلد ۲ نمبر ۲۸ مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۱۷)

مزید فرماتے ہیں: "اولاد کا ابتلا بھی بہت بڑا ابتلاء ہے۔ اگر اولاد صالح ہو تو پھر کس بات کی پروا ہوسکتی ہے۔ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے ﴿يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ آپ صالحین کا متولی اور متکفل ہوتا ہے۔ اگر بدبخت ہے تو خواہ لاکھوں روپیہ اس کے لئے چھوڑ جاؤ وہ بدکاریوں میں تباہ کرکے پھر قلاش ہو جائے گی اور ان مصائب اور مشکلات میں پڑے گی جو اس کے لئے لازمی ہیں۔ جو شخص اپنی رائے کو خدا تعالیٰ کی رائے اور منشاء سے متفق کرتا ہے وہ اولاد کی طرف سے مطمئن ہو جاتا ہے اور وہ اسی طرح پر ہے کہ اس کی صلاحیت کے لئے کوشش کرے اور دعائیں کرے اس صورت میں خود اللہ تعالیٰ اس کا تکفل کرے گا۔ اور اگر بدچلن ہے تو جائے جہنم میں۔ اس کی پروا تک نہ کرے۔" (الحکم جلد ۹ نمبر ۳۹ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۶)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ 'پروا تک نہ کرنے' میں یہ غور طلب بات ہے کہ یہ مطلب نہیں کہ اولاد اگر بری عادتوں میں مبتلا ہو تو پروا نہیں کرنی چاہئے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ناراضگی کا اظہار ہے۔ ورنہ بڑی کثرت سے لوگ اپنی اولاد کی تربیت کے لئے فکر مند ہوتے ہیں۔ اس بات سے غلط مطلب نہ سمجھیں۔ اولادوں کی فکر ضرور کرنی چاہئے۔ دعاؤں کے ذریعہ اور کوشش کے ذریعہ۔

آیت ۱۹۸: ﴿وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمْ وَلَا أَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ﴾ اور وہ لوگ جنہیں تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری مدد کی کوئی طاقت نہیں رکھتے اور نہ وہ خود اپنی مدد کرسکتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "﴿لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمْ﴾: وہ ان مشرکان عرب کی کچھ مدد نہ کرسکیں گے۔"

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یعنی یہ ایک پیشگوئی تھی جو آنحضرت کی طرف سے اس وقت کی گئی جب آپ مکہ میں ایک مظلوم کی طرح زندگی بسر کر رہے تھے۔

آیت ۱۹۹: ﴿وَإِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَى لَا يَسْمَعُوا. وَتَرَاهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ﴾۔ اور اگر تم ان کو ہدایت کی طرف بلاؤ تو سنیں گے نہیں اور تُو انہیں دیکھے گا کہ وہ تیری طرف گویا دیکھ رہے ہیں جبکہ وہ دیکھ نہیں رہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بعض دفعہ لوگ دیکھتے ہیں مگر توجہ کسی اور طرف ہوتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنے تجربہ سے ایک بات لکھی ہے۔ فرماتے ہیں:

"میں نے ایک لڑکے سے پوچھا کہ آج قرآن شریف کا درس کہاں سے شروع ہوگا؟ تو اس نے کہا میں گو دس برس سے سنتا ہوں مگر کوئی دلچسپی نہیں۔ اس لئے مجھے معلوم نہیں۔ دوسرا جو پاس بیٹھا تھا جب اس سے پوچھا تو وہ کہنے لگا کہ علیٰ ہذا القیاس۔ مجھے خوشی بھی ہوئی اور رنج بھی ہوا۔ خوشی اس لئے کہ بہت سی مخلوق ایسی بھی ہوتی ہے جو يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ اور يَسْمَعُونَ وَلَا يَسْمَعُونَ کی مصداق ہے۔ غرض بعض تو ایسے ہیں جو سن کر بھی نہیں سنتے اور بعض سامعین ایسے ہیں کہ انہیں مجلس وعظ محض کسی کی دوستی یا ذاتی غرض لاتی ہے۔ بعض نکتہ چینی کے لئے جاتے ہیں۔ ان کا خیال واعظ کی زبان کی طرف رہتا ہے۔ بس جونہی کوئی انگریزی یا سنسکرت یا عربی لفظ اس کے منہ سے نکل گیا تو یہ مسکرائے۔ پس ان کے سننے کا ماحصل یہی ہے کہ وہ گھر میں آکر واعظ کی نقل لگایا کریں۔ پھر ایک مشکل ہے وہ یہ کہ چور کی داڑھی میں تنکا۔ واعظ ایک بات کتاب اللہ سے پیش کرتا ہے۔ اب اگر سننے والے میں بھی وہی عیب ہے جو اس واعظ نے بتایا تو یہ سمجھتا ہے کہ مجھ کو سنا سنا کر یہ باتیں کرتا ہے۔" (حقائق الفرقان جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۳۸)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ عادت ابھی تک جماعت میں کئی جگہ پائی جاتی ہے۔ ایک روایت معصومیت سے سنائی جاتی ہے۔ حالانکہ اس واعظ کے ذہن میں نہیں تھا کہ کسی میں یہ برائی ہے۔ اگر کسی کے متعلق معلوم ہو اور اس کی برائی کا لوگ عام ذکر بھی کرتے ہوں تو اس کے متعلق مجلس میں ذکر کرنا مناسب نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "اس کا مرنا اور جینا اپنے لئے نہیں بلکہ خدا ہی کے لئے ہو جائے تب وہ خدا جو ہمیشہ سے پیار کرنے والوں کے ساتھ پیار کرتا آیا ہے اپنی محبت کو اس پر اتارتا ہے اور ان دونوں محبتوں کے ملنے سے انسان کے اندر ایک نور پیدا ہوتا ہے جس کو دنیا نہیں پہچانتی اور نہ سمجھ سکتی ہے۔ اور ہزاروں صدیقوں اور برگزیدوں کا اسی لئے خون ہوا کہ دنیا نے ان کو نہیں پہچانا وہ اسی لئے مکار اور خود غرض کہلائے کہ دنیا ان کے نورانی چہرہ کو دیکھ نہ سکی جیسا کہ فرمایا ﴿يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ﴾ یعنی وہ جو منکر ہیں تیری طرف دیکھتے تو ہیں مگر تو انہیں نظر نہیں آتا۔"
(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۸۴)

"یعنی تیری طرف وہ دیکھتے ہیں مگر تو انہیں دکھائی نہیں دیتا۔ آخر وہ سب اندھے ہلاک ہوگئے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۲۱)

آپ مزید فرماتے ہیں: "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے صحابہؓ کے مراتب معلوم تھے اور ہر یک کی نورانیت باطنی کا اندازہ اس قلب منور پر مکشوف تھا۔ ہاں جو لوگ بیگانہ ہیں، وہ یگانہ حضرت احدیت کو شناخت نہیں کرسکتے، جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ﴾ یعنی وہ تیری طرف (اے پیغمبر ﷺ) نظر اٹھا کر دیکھتے ہیں، پر تو انہیں نظر نہیں آتا اور وہ تیری صورت کو دیکھ نہیں سکتے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ انوار روحانی کا سخت چمکار بیگانہ محض پر بھی جا پڑتا ہے۔ جیسے ایک عیسائی نے جبکہ مباہلہ کے لئے آنحضرت ﷺ مع حسنین و حضرت علیؓ و فاطمہ رضی اللہ عنہم عیسائیوں کے سامنے آئے دیکھ کر اپنے بھائیوں کو کہا کہ مباہلہ مت کرو۔ مجھ کو پروردگار کی قسم ہے کہ میں ایسے منہ دیکھ رہا ہوں کہ اگر اس پہاڑ کو بھی کہیں کہ یہاں سے اٹھ جا تو فی الفور اٹھ جائے گا۔ سو خدا جانے کہ اس وقت نور نبوت و ولایت کیسا جلال میں تھا کہ اس کافر بدباطن، سیاہ دل کو بھی نظر آگیا۔" (مکتوبات جلد ۱ صفحہ ۵۱، ۵۲)

آج بھی ہر اتوار کی طرح درس کے آخر پر حاضرین کو درس سے متعلق سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ چند ایک سوالات دریافت کئے گئے جن کے جواب حضور ایدہ اللہ نے ارشاد فرمائے اور اس کے ساتھ درس کی یہ پاکیزہ مجلس اپنے اختتام کو پہنچی۔
(مرتبہ: ابولبیب)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی میں اصلی زیورات خریدنے کے لئے معروف نام
الرحیم جیولرز حیدری اور الرحیم جیولرز حیدری
اور اب
الرحیم
سیون سٹار جیولرز
مین کلفٹن روڈ
فون 5874164 - 664-0231

اعتذار و تصحیح

الفضل انٹرنیشنل کی جلد نمبر ۹ شمارہ نمبر ۱ (۴ جنوری ۲۰۰۲ء) کے صفحہ نمبر ۹ پر بقیہ درس القرآن کی رپورٹ میں سورۃ الاعراف کی آیت ۱۷۲ میں آخر پر سہو کتابت سے ﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ کی بجائے لَعَلَّهُمْ لکھا گیا ہے۔ جبکہ ترجمہ لَعَلَّكُمْ کے مطابق ہی ہے۔ ادارہ اس سہو پر معذرت خواہ ہے۔ احباب اس کی درستی فرمالیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کا ۲۹واں سالانہ اجتماع

ملک بھر سے ۱۵۹۶ خدام واطفال کی شرکت۔ مختلف علمی وورزشی مقابلہ جات

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ساتھ مجلس سوال وجواب

(رپورٹ: مبارک صدیقی)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کا ۲۹واں سالانہ اجتماع ۱۰،۱۱ اور ۱۲ اگست بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار بیت الفتوح مورڈن لندن میں منعقد ہوا۔ ۱۹۸۰ء کے بعد سے خدام الاحمدیہ کا اجتماع اسلام آباد ٹلفورڈ میں منعقد ہو رہا تھا لیکن اس مرتبہ برطانیہ میں مویشیوں کی وبا "فٹ اینڈ ماؤتھ" کی وجہ سے حکومت کی طرف سے ہدایت تھی کہ مضافاتی علاقوں میں ایسے اجتماعات سے احتراز کیا جائے۔ چنانچہ اس دفعہ اجتماع کے لئے بیت الفتوح مورڈن کا انتخاب کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ اجتماع بے حد کامیاب رہا۔ گزشتہ سال اجتماع میں شامل ہونے والے خدام واطفال کی کل تعداد ۱۳۰۱ تھی جبکہ اس مرتبہ یہ تعداد ۱۵۹۶ رہی۔ مہمانوں کی ۲۰۰ کی تعداد ان کے علاوہ تھی۔

اس اجتماع کی تیاری کے لئے ایک ماہ قبل ہی بیت الفتوح میں وقار عمل کا سلسلہ شروع کر دیا گیا تھا۔ پانچوں نمازوں اور باجماعت نماز تہجد کی ادائیگی کیلئے خصوصی انتظامات کئے گئے تھے۔ باہر کے شہروں سے آئے ہوئے خدام واطفال کے قیام کیلئے الگ الگ ہال مقرر کئے گئے تھے۔ مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے خوراک کے اعلیٰ انتظامات کے علاوہ اشیائے خورونوش کا اسٹال بھی موجود تھا۔ خدام الاحمدیہ مقامی ریجن نے ایک نمائش کا انتظام بھی کیا جو کہ انتہائی کامیاب رہی اور حاضرین نے اسے بہت پسند کیا۔ فوڈ کورٹ کے نام سے ایک شام حاضرین کو دنیا کے مختلف ممالک کے روایتی کھانوں پر مشتمل ایک ڈنر دیا گیا جو کہ اپنی نوعیت کی پہلی کوشش تھی اور اسے بہت پسند کیا گیا۔

اس اجتماع میں خدام اور اطفال کے الگ الگ علمی اور ورزشی مقابلہ جات منعقد کروائے گئے۔ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد، امام مسجد فضل لندن نے ذکر حبیب کے عنوان کے تحت نہایت روح پرور خطاب ارشاد فرمایا۔ مکرم ابراہیم نونن صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ نے تلقین عمل پروگرام کے تحت خدام اور اطفال کو نمازوں میں پابندی کی تلقین فرمائی۔ اس اجتماع میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک مجلس سوال وجواب بھی منعقد ہوئی جس کے لئے تمام اطفال وخدام بیت الفتوح سے مسجد فضل لندن گئے۔

تین روزہ اجتماع کے آخری روز یعنی اتوار کے دن اس اجتماع کی اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس کی صدارت مکرم رفیق احمد صاحب حیات امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے کی۔ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ریجن نے مسلسل تیسری مرتبہ بہترین کارکردگی پر علم انعامی حاصل کرنے کی سعادت حاصل کی۔ تقریب کے اختتامی خطاب میں محترم امیر صاحب نے اجتماع کے منتظمین کو اس قدر کامیاب اجتماع منعقد کرنے پر مبارک باد پیش کی اور حاضرین کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔ محترم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں خدام الاحمدیہ کو تبلیغ کے میدان میں کوشش تیز کرنے کی نصیحت فرمائی۔ مکرم امیر صاحب کے خطاب کے بعد اختتامی دعا ہوئی اور یوں مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کا اُنیسواں سالانہ اجتماع بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

شخص اس لئے مخفی خرچ کرتا ہے کہ مجھے اپنے نفس کی طرف سے دھوکہ نہ لگ جائے تو یہ اور بھی بہتر ہے۔ چندوں کی تحریک میں دونوں باتیں جائز ہیں۔ احادیث کے حوالہ سے حضور نے بتایا کہ بال بچوں پر پہلا حق ہے خرچ کرنے کا۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعودؑ کی ایک رؤیا بھی بیان فرمایا جس میں فرمایا گیا تھا کہ یہ نان تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آج دنیا میں لاکھوں کروڑوں ایسے لوگ ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ کے لنگر سے کھا رہے ہیں جو خدمت خلق کی وجہ سے آپ نے خدا کی خاطر جاری کیا تھا۔ اور آج جو روپے آ رہے ہیں یہ وہی روپے ہیں جن کا حضرت مسیح موعودؑ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے خطبہ کے آخری حصہ میں وقف جدید کے سالِ نو کا اعلان فرمایا کہ یکم جنوری ۲۰۰۲ء سے ہم وقف جدید کے ۴۵ویں سال میں داخل ہو گئے ہیں۔

حضور نے بتایا کہ ۱۱۰ ممالک اس وقت اس تحریک میں شامل ہو چکے ہیں۔ ۳۱؍دسمبر ۲۰۰۱ء تک کل وصولی ۱۳ لاکھ ۸۲ ہزار پاؤنڈ ہے جو گزشتہ سال کی وصولی سے ایک لاکھ ۳۰ ہزار پاؤنڈ زائد ہے۔ وقف جدید میں شامل مخلصین کی تعداد ۳ لاکھ ۵۵ ہزار سے زائد ہو چکی ہے۔ مجموعی وصولی میں امریکہ امسال بھی اول رہا ہے۔ دوسرے نمبر پر پاکستان اور تیسرے نمبر پر جرمنی کی بجائے امسال انگلستان کی جماعت آئی ہے۔ اور جرمنی کو ۵۴ ہزار ۲۰۰ پاؤنڈ سے پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ اس سال کا بہت بڑا Upset ہے۔

حضور نے دنیا بھر میں پہلی دس جماعتوں اور اسی طرح پاکستان کی ان جماعتوں اور اضلاع کا ذکر کیا جو وقف جدید کی مالی قربانی میں نمایاں ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ یہ خطبہ اس سال کا پہلا خطبہ ہے۔ چنانچہ حضور نے جماعت احمدیہ عالمگیر کو نئے سال کی مبارکباد دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ اس سال کو جماعت کے لئے غیر معمولی ترقیات وفتوحات کا سال بنا دے اور اپنے بندے حضرت مسیح موعودؑ سے جو وعدے کئے تھے ان کا فیض ہر احمدی کو پہنچتا رہے۔

شذرات

(عبدالباسط شاہد)

دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قِتال

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے الٰہی پروگرام کو شروع کرتے ہوئے جہاد کی حقیقت اور صحیح اسلامی تعلیم دنیا کے سامنے پیش فرمائی تو نام نہاد علماء اسلام نے لوگوں کو حضور کے خلاف بھڑکانے کے لئے اس امر کو ایک حربہ کے طور پر استعمال کیا اور بڑے تکرار واصرار سے احمدیہ جماعت پر یہ الزام لگایا جاتا رہا کہ یہ جہاد کے منکر ہیں لہذا کافر ہیں۔ امریکہ پر دہشت گردی اور ناجائز طریق پر حملہ کے بعد اب بعض ایسے لوگوں کو بھی اس بات کی سمجھ آ گئی ہے کہ وہ جہاد کی مخصوص تشریح کرنے میں غلطی پر تھے حالانکہ جہاد تو محض قتال اور جنگ کا نام نہیں ہے۔

کونسل آف مساجد لندن کے جنرل سیکرٹری اسلم اعجاز ساؤتھ بینک یونیورسٹی میں Stop the War کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ہولی وار" نام کی کوئی چیز نہیں۔ یہ دونوں الفاظ ایک دوسرے کو ردّ کرتے ہیں۔ اسی طرح جہاد نام کی ایسی کوئی چیز نہیں جو بے گناہ لوگوں کے قتل کی اجازت دے۔ اسلام میں جہاد کی اصطلاح خود دفاعی کے لئے استعمال کی گئی ہے اور جو گمراہ لوگ لفظ جہاد کا غلط استعمال کرتے ہیں اپنی انا کو تسکین دینے کی کوشش کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ اور اس حقیقت کو ۸ ملین افغانوں اور دوسرے مسلمانوں کے خلاف جنگ کے لئے بہانہ کے طور پر استعمال نہ کیا جائے۔ اسلم اعجاز نے کہا کہ یہ خطرہ موجود ہے کہ اس صورت حال سے جو ہسٹیریا پیدا ہوا ہے وہ قانون کی پابندی کرنے والے افراد پر حملوں کا جواز پیدا کر سکتا ہے۔ اور ایسا ہوا بھی ہے جس کے نتیجہ میں اقلیتی طبقہ خصوصاً مسلمان گھروں کے اندر بند ہو کر رہ گئے ہیں۔ اس صورتحال سے فائدہ صرف انتہا پسندوں کو ہو رہا ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا ہم اس راستہ پر چل کر وہ سب کچھ تباہ کرنا چاہتے ہیں جو سینکڑوں برسوں میں تہذیب نے حاصل کیا ہے؟ کیا ہم بے گھر عورتوں، بچوں اور نہتے لوگوں کو قتل کرنے اور ان کے مستقبل کو تباہ کرنے کے لئے تیار ہیں؟

(روزنامہ جنگ لندن ۱۲؍اکتوبر ۲۰۰۱ء)

☆......☆......☆......☆

ہاتھی کے دانت......

پاکستان کی ایک مشہور مذہبی جماعت "جمیعت علماء اسلام" کے مشہور رہنما مولانا فضل الرحمٰن جو پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت میں وفاقی وزیر کے عہدہ پر فائز رہے اور جو "طالبان" کے استاد ہونے کی شہرت بھی رکھتے ہیں انہوں نے اخبار جنگ سے ٹیلی فون پر بات کرتے ہوئے کہا کہ:

"افغانستان پر امریکی حملے کے بعد اب تمام پاکستانی مسلمانوں پر جہاد فرض ہو چکا ہے۔ جمیعت علماء اسلام لاکھوں کارکنوں کو جہاد پر بھیجنے کی تیاری کر رہی ہے۔ حکمران طبقہ اسلامی حکومت کو ختم کرنے کی سازش میں شرکت کرنے اور ظالم وجابر امریکہ کی مدد کرنے کی وجہ سے مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں رہا۔ اس لئے مسلمانوں پر ان کی اطاعت واجب نہیں"۔

اسی خبر میں یہ فتویٰ بھی درج ہے کہ جامعہ نصرت اسلام کے مہتمم مولانا سرفراز خان صفدر کے نزدیک "علماء کا فتویٰ جہاد نہ صرف صحیح بلکہ واجب الاطاعت ہے"۔ اور بھی متعدد علماء جہاد کی فرضیت کا فتویٰ جاری کر چکے ہیں مگر یہ بات بہت ہی عجیب ہے کہ یہ علماء خود اپنے واجب الاطاعت فتویٰ پر عمل نہیں کر رہے اور افغانستان کی جنگ میں شامل ہونے کے بجائے کلاشنکوف بردار محافظوں کے سائے میں پاکستان میں بدامنی پیدا کرنے میں مشغول ہیں۔

اسی وجہ سے جنرل غلام عمر اور مولانا احترام الحق تھانوی کو موقع مل گیا ہے کہ وہ ان سے پوچھیں کہ جہاد کا فتویٰ دینے کے بعد یہ لوگ اپنے "امیر المومنین" کو چھوڑ کر واپس کیوں آ گئے ہیں۔

Open your eyes to a new way of looking for your business

خصوصی پیشکش

☆پروفیشنل بزنس ویب سائٹ۔
☆پروفیشنل آن لائین شاپ۔
☆پروفیشنل ای میل۔
محمد یونس بلوچ

نئے رستے، نئی راہیں انٹرنیٹ کی وسیع دنیا میں اپنے بزنس کو متعارف کروانے کے لئے رابطہ فرمائیں۔

myBestWeb.de

Profi-Business-Homepage Profi-Online-Shops Profi-Email-Module

Entdecken Sie neue Möglichkeiten, beantworten Sie alle Ihre Fragen. **M.Younas Baloch**

Email: info@myBestWeb.de Tel.:+49 (0)69-78 99 58 92 Fax:+49 (0)69-78 99 58 94

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

مستجاب الدعوات وجود - خلیفۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ۸ر ستمبر ۲۰۰۰ء میں فرمایا تھا: "اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں کثرت سے ایسے گواہ موجود ہیں جنہوں نے اس عاجز کی دعاؤں کو کثرت سے قبول ہوتے دیکھا ہے"۔ روزنامہ "الفضل" ربوہ ۹ر دسمبر ۲۰۰۰ء میں مکرمہ سیدہ نسیم سعید صاحبہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی قبولیت دعا کے چار واقعات کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔

مضمون نگار رقمطراز ہیں کہ میرے بھائی ڈاکٹر سید برکات احمد صاحب انڈین فارن سروس میں رہے، تاریخ دان تھے، عربی، فارسی، ترکی، جرمن، ہندی، انگریزی اور اردو زبانوں کے ماہر، مصنف اور محقق تھے۔ کئی کتب لکھیں۔ "ہندوستان ٹائمز" میں کئی سال مضامین لکھے۔ حضور انور کی کتاب "مذہب کے نام پر خون" کا انگریزی ترجمہ کیا۔ آپ مثانہ کے کینسر سے بیمار تھے جس کا امریکہ میں آٹھ گھنٹے کا ناکام آپریشن ہوا اور ڈاکٹروں نے چار سے چھ ہفتے کی زندگی بتائی۔ حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی تو جواب آیا: "دعا کی تحریک پر مشتمل آپ کے پُر سوز و گداز خط نے خوب ہی اثر دکھایا اور آپ کے لئے نہایت عاجزانہ فقیرانہ دعا کی توفیق ملی اور ایک وقت اس دعا کے دوران ایسا آیا کہ میرے جسم پر لرزہ طاری ہوگیا، مَیں رحمت باری سے امید لگائے بیٹھا ہوں کہ یہ قبولیت کا نشان تھا۔" چنانچہ حضور کی دعا کی قبولیت کے نتیجہ میں خدا کے فضل سے انہوں نے چار سال تک فعال علمی و تحقیقی زندگی گزاری۔

۱۹۸۶ء میں میرے شوہر بیٹے کی بارات ربوہ سے لاتے ہوئے کار کے حادثہ میں شدید زخمی ہوگئے۔ بائیں آنکھ اور سر پر بہت زخم آئے اور بتیس ٹانکے لگے۔ آنکھ کا نور ضائع ہو گیا۔ چند دن انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں رہے۔ حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست دی کہ اللہ تعالیٰ معذوری و محتاجی کی زندگی سے بچائے، تو جواباً فرمایا: "اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا، دعا کر رہا ہوں۔ انشاء اللہ سعید صاحب پہلے سے بھی زیادہ فعال کام کرتے رہیں گے"۔ چنانچہ سعید صاحب کو خدا تعالیٰ نے نئی زندگی عطا فرمائی، کار خود چلاتے ہیں، صبح سے شام تک مطالعہ اور تصنیف کا کام کرتے ہیں اور حقیقتاً بغیر کسی معذوری کے ایک فعال زندگی گزار رہے ہیں۔

میری بڑی بیٹی خالدہ اہلیہ میجر غفور احمد شرما صاحب کے ایک بیٹی کے بعد تین ابارشن ہوئے۔ کئی علاج کروائے لیکن کوئی فرق نہ پڑا۔ بیٹی بارہ سال کی ہو گئی تو حالات عرض کر کے حضور انور سے دعا کی درخواست کی گئی۔ حضور نے ہومیوپیتھی کا نسخہ دیا اور دعا کی تو ایک ماہ میں ہی اُسکی گود ہری ہو گئی اور پھر اللہ تعالیٰ نے ایک اَور لڑکی اور ایک لڑکا عطا فرمایا۔

میری ایک عزیزہ نے بیرون ملک جاتے ہوئے اپنی کوٹھی کی ذمہ داری مجھے سونپ دی جسے فروخت کرنے کی تجویز تھی۔ لیکن ایک قبضہ گروپ نے کوٹھی پر ناجائز قبضہ کر کے عدالت میں درخواست دیدی کہ اُن کے رقم دیدینے کے باوجود بھی کوٹھی اُن کے نام منتقل نہیں کی جارہی۔ عدالت نے اعلیٰ افسران کو ہم سے تعاون کے لئے کہا لیکن ہمیں اُلٹا دھمکیاں دی گئیں اور تین روز تک تھانہ میں پرچہ بھی نہ کٹوایا جاسکا۔ ایسے میں اچانک خیال آیا اور حضور کی خدمت میں دعا کے لئے فیکس کی۔ فیکس کرنے کے چند ہی گھنٹے کے اندر حالات بدل گئے۔ ایک ہی دن میں مسلح ڈاکو اپنی چار پجیرو گاڑیوں سمیت گرفتار کر لئے گئے۔ ہر جاننے والا حیران تھا کہ ایسے معاملات میں تو عمریں گزر جاتی ہیں لیکن کبھی کچھ نہیں بنتا۔

اسی طرح کے ہزاروں واقعات افراد جماعت نے مشاہدہ کئے ہیں جو ازدیاد ایمان کا باعث ہوتے ہیں۔ حضور ہمیں تسلی دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

الگ نہیں کوئی ذات میری تمہی تو ہو کائنات میری
تمہاری یادوں سے ہی معنون ہے زیست کا انصرام کہنا

لیکن ساتھ ہی ہمیں تقویٰ و اخلاص کی نصیحت کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا:

کوئی احمدیوں کے امام سے بڑھ کر کیا دنیا میں غنی ہوگا
ہیں سچے دل اس کی دولت، اخلاص اس کا سرمایہ ہے

❀ ❀ ❀

حفاظتِ الٰہی کے حیران کن نظارے

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۰ر دسمبر ۲۰۰۰ء میں مکرم محمود مانگ کو صاحب کی اُس تحریر کا اردو ترجمہ مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے جو انگریزی ماہنامہ "العصر" مارچ و اپریل ۱۹۹۴ء کی زینت بنی تھی اور جس میں برما میں ایک احمدی دوست کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے حیران کن واقعات بیان کئے گئے ہیں۔

مضمون نگار لکھتے ہیں کہ میرے والد مکرم اے ابراہیم کی صاحب (کالی کٹ، مالابار سے) ۱۹۰۶ء میں ۱۹ سال کی عمر میں برما آئے۔ وہ اپنے بزرگوں سے کسوف و خسوف کا واقعہ سن چکے تھے اور ۱۸۸۵ء میں ہونے والے ستارے ٹوٹنے کے معجزہ کو بھی اسی پیشگوئی کا ظہور سمجھتے تھے جس کا ذکر مسیح کی آمد ثانی کے حوالہ سے مقدس کتابوں میں موجود ہے۔ چنانچہ آپ نے برصغیر سے روانہ ہوتے وقت ایک دوست سے کہا کہ اگر مہدی کی آمد کی خبر ملے تو وہ آپ کو بھی ضرور اطلاع دیدے۔ چنانچہ جب آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ کی خبر ملی تو آپ نے برما سے ہی بذریعہ تار بیعت کی درخواست بھجوادی۔ اُس وقت آپکی عمر ۳۳ سال تھی اور آپ برما کے شمال میں انگریزوں کے ماتحت ملازم تھے۔ تین سال بعد آپ کو کھٹا میں تبدیل کر دیا گیا۔ یہاں ہم چار بہن بھائی پیدا ہوئے۔ یہیں والد صاحب کی شدید مخالفت بھی ہوئی اور بائیکاٹ کر دیا گیا۔ ہمارا تعلق صرف ایک احمدی فیملی سے ہی تھا۔

۱۹۳۹ء میں جنگ عظیم شروع ہوئی اور ۲۳ر دسمبر ۱۹۴۱ء کو رنگون پر جاپانی بمباری کے ساتھ ہی برما بھی جنگ میں کود پڑا۔ مَیں اُس وقت برما کی فوج میں ملازم تھا اور رنگون میں تھا جہاں جاپان نے بمباری کر کے ایک ہزار افراد کو ہلاک کر دیا تھا۔ میرے والد کو بہت تشویش ہوئی تو عشاء کی نماز کے دوران انہیں آواز سنائی دی: "تم اور تمہارا خاندان جنگ کے دوران محفوظ رہے گا"۔ چنانچہ انہوں نے اس خوشخبری پر مشتمل ایک خط کے ذریعہ بے فکر ہو جانے کی تلقین کی۔

جاپانی طیارے اکثر رات کو بمباری کرتے اور ہمیں بستر سے نکل کر محفوظ ٹھکانوں کی طرف بھاگنا پڑتا۔ مَیں ہر دفعہ محفوظ رہا۔ ۲۲ر فروری ۴۲ء کو تمام فوج کو ۴۸ گھنٹوں میں رنگون خالی کرنے کا حکم ملا اور ہماری یونٹ مانڈلے چلی گئی۔ مَیں چار روز کی رخصت لے کر کھٹا چلا گیا۔ چار روز بعد مانڈلے جانے لگا تو علم ہوا کہ وہاں شدید بمباری ہوئی ہے اور بہت سے لوگ ہلاک ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے محفوظ رکھا۔ پھر ہمیں شوابو جانے کا حکم ملا۔ ہماری ٹرین کے وہاں پہنچنے سے دس منٹ پہلے وہاں ریلوے سٹیشن پر شدید بمباری ہوئی اور میں خدا کے فضل سے محفوظ رہا۔ پھر ہمیں اڑہائی سو میل کی پسپائی ہوئی اور وہاں ہماری یونٹ توڑ دی گئی۔ مَیں پہاڑیوں اور وادیوں کا تین روزہ سفر کرتے ہوئے سائیکل پر کھٹا پہنچا۔ کھٹا کا قصبہ بمباری کے باعث خالی ہو گیا تھا اور میری فیملی چھ میل دُور ایک عارضی ٹھکانہ میں رہائش پذیر تھی۔ مَیں وہاں پہنچ گیا۔ میری ہمشیرہ نے بتایا کہ والد صاحب کو خدا پر ایسا کامل یقین تھا کہ وہ بمباری کے دوران بھی کسی خندق یا محفوظ ٹھکانے میں نہیں گئے۔

جولائی ۴۳ء میں ہم کشتی کے ذریعہ سیگانگ منتقل ہو گئے۔ دریا میں ایسی طغیانی تھی کہ تین روز کا سفر بارہ روز میں طے ہوا۔ ایک بار تو ایسے لگا کہ آخری وقت آپہنچا ہے۔ ایسے میں والد صاحب دعا میں مصروف رہے اور ہم نے پھر خدا کے رحم کا مزہ چکھا۔

۴۵ء میں میری ہمشیرہ ایک غیر از جماعت سے بیاہی گئیں۔ وہ ہمارے گھر کے قریب ہی رہائش پذیر تھیں۔ ایک روز جب خطرے کا سائرن ہو چکا تھا تو میرے بہنوئی نے ہمشیرہ کو کچھ نقدی لانے کے لئے بھیجا۔ ہمشیرہ نے کہا کہ خطرہ ٹل جائے تو وہ چلی جائیں گی۔ اس پر بہنوئی ناراض ہو گئے اور زبردستی اُنہیں بھیج دیا۔ وہ ہمارے گھر پہنچی ہی تھیں کہ بمباری شروع ہو گئی اور ایک بم اُس خندق پر گرا جس میں بہنوئی اپنے سات دیگر عزیزوں کے ساتھ موجود تھے۔ وہ سارے ہلاک ہو گئے اور میری بہن محفوظ رہیں۔

ایک روز مَیں اپنے دوست عبدالستار صاحب کے گھر میں سو رہا تھا کہ رات کو بمباری شروع ہو گئی، ہم نے بھاگ کر خندق میں چھلانگ لگائی تو ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔ حملہ ختم ہونے پر ہم نے خندق سے نکل کر دیکھا کہ بم ہماری خندق سے دو قدم دُور گرا تھا اور اس سے مکان کا سامنے والا حصہ تباہ ہو گیا تھا۔ چنانچہ مَیں خدا کے فضل سے پھر بچ نکلا۔

❀ ❀ ❀

تصحیح

۲۰۰۱ء کے آخری پرچہ میں "الفضل ڈائجسٹ" میں شامل اشاعت سال بھر کے مضامین کا انڈیکس پیش کیا گیا تھا لیکن آخری تین شماروں میں جو تبدیلی کی گئی وہ ریکارڈ میں نہیں آسکی۔ درست انڈیکس یوں ہے:-

۱۴ر دسمبر ۲۰۰۱ء - شمارہ ۵۰

= مکرم سید عبداللہ شاہ صاحب از مکرم سید حمید احمد صاحب
= شیر سنگھ سے واحد حسین تک از مکرم محمد سعید احمد صاحب
= احمدیہ گزٹ کینیڈا کی خصوصی اشاعت ۲۰۰۰ء

۲۱ر دسمبر ۲۰۰۱ء - شمارہ ۵۱

= ہفت روزہ "بدر" کا سلیم نمبر
= جماعت احمدیہ - مناظرہ و مباہلہ کے میدان میں از مکرم مولوی حمید احمد کوثر صاحب

۲۸ر دسمبر ۲۰۰۱ء - شمارہ ۵۲

= ۲۰۰۱ء میں "الفضل ڈائجسٹ" میں شائع شدہ مضامین کا مکمل انڈیکس۔

ماہنامہ "مصباح" ربوہ جنوری ۲۰۰۱ء کی زینت محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ کی ایک طویل نظم سے چند اشعار ہدیہ قارئین ہیں:

اپنے اعمال نظروں میں پھرنے لگے جب بھی سر کو جھکایا دعا کے لئے
اپنی بے مائیگی پہ ندامت ہوئی لفظ ملتے نہیں التجا کے لئے
پیار اُن کا ہی تو رُوحِ ایمان ہے، ان سے نسبت ہی تو اپنی پہچان ہے
یہ تعلق نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں، ہم ہیں کوشاں اسی کی بقا کے لئے
ہجر کی تلخیاں کچھ سِوا ہو گئیں، کلفتیں فرقتوں کی بلا ہو گئیں
جوت کتنی اُمیدوں کی بجھنے لگی لوٹ ہی آئیں اب تو خدا کے لئے
ہم تو مجبور ہیں اور لاچار ہیں، کتنی پابندیوں میں گرفتار ہیں
وہ تو مختار ہے، مالکِ کُل بھی ہے، بات مشکل ہے کیا کبریاء کے لئے
آنکھ نم، دل پریشاں، جگر سوختہ، منتظر ہیں ترے لُطف کے مالکا
کب صبا لائے گی مژدۂ جانفزا میری جاں اہل شہرِ وفا کے لئے

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

21/01/2002 – 27/01/2002

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time: For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Monday 21st January 2002

00.05	Tilawat, News, Dars Malfoozat
00.45	Children's Class: No.164, First Part Rec: 08.04.00
01.20	Children's Workshop: Prog. No.6
02.00	Around the Globe: Documentary About a visit to Belize: Guatemala
03.00	Ruhaani Khazaa'en: Quiz Programme Organised by Jamaat Ahmadiyyat Rabwah
03.40	Rencontre avec les Francophones Rec.14.01.02
04.40	Learning Chinese: Lesson No.245 Hosted by Usman Chou Sahib
05.05	Liqa Ma'al Arab: Rec.24.02.00
06.05	Tilawat, News, Dars Malfoozat
07.00	Moshaira: Mehfil – e- Naat / Part 2
07.50	Ruhaani Khazaa'en: Quiz Programme ®
08.30	MTA Travel: A visit to Vesuvius Production of MTA UK
08.55	Liqa Ma'al Arab: ®
09.50	Indonesian Service: Friday Sermon
10.50	Children's Class: Lesson No. 164, First Part ®
11.30	Learning Chinese: Lesson No.245 ®
12.00	Tilawat, News
12.30	Bengali Shomprochar: Various Items
13.30	Rencontre Avec Les Francophones: ®
14.30	Dars-e-Malfoozaat ®
14.55	Around The Globe ®
15.55	Children's Class: No.164, Part 1 ®
16.30	Learning Chinese: Lesson No.245 ®
16.55	German service: Various items
18.05	Tilawat
18.15	Rencontre Avec Les Francophones ®
19.15	Liqa Ma'al Arab: ®
20.10	Moshaira: Mehfil-e-Naat ®
21.00	Majlis-e-Irfan with Urdu speaking Friends Rec.07.04.00
22.00	Ruhaani Khazaa'en: Quiz Programme ®
22.40	Around the Globe ®

Tuesday 22nd January 2002

00.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.55	Children's Corner: Yassarnal Quran Lesson No.29
01.20	Children's Class: with Huzoor Class No. 164, Part 2, Rec: 08.04.00
01.50	Tarjumatul Quran Class: By Huzoor Lesson No.233 Rec: 10/03/98
02.55	Medical Matters: With Lajna members Topic: How to treat animal bites
03.20	Bengali Mulaaqaat: With Huzoor Rec: 07.03.00
04.20	Learning Languages: Le Francais C'est Facile Lesson No.29
04.45	Urdu Class: Lesson No.337 Rec: 19.12.97
06.05	Tilawat, News, Dars ul Hadith
06.50	Pushto Programme: F/S - Rec: 03.03.00 Delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV With Pushto Translation
07.50	Medical Matters: How to treat animal bites ® Produced by MTA Pakistan
08.15	Safar Hum Nay Kiya: A visit to Chitraal
08.55	Urdu Class: Lesson No.337 ®
10.05	Indonesian Service: Various Programmes
11.05	Children's Corner: Yassarnal Quran Class ®
11.30	Le Francais C'est Facile: Lesson No.29 ®
12.05	Tilawat, News
12.35	Bengali Shomprochar: Various Items
13.35	Bengali Mulaaqaat: Rec.15.02.00 ®
14.35	Darse Hadith ®
14.55	Tarjumatul Qur'an Class: Lesson No.233 ®
16.00	Children's Class: No.164, Part 2 ®
16.30	Children's Corner: Yassarnal Quran Class ®
16.55	German service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	French Programme: Lesson No. 29 ®
18.40	French Programme: Q/A Session Rec. J/S 2000
19.00	Urdu Class: Lesson No.337 ®
20.10	MTA Norway: Natural Beauties of Norway
20.35	Medical Matters: How to treat animal bites ®
22.00	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.233 ®
23.05	MTA Travel: A tour of the monuments & fountains in Rome
23.25	Le Francais C'est Facile: Lesson No.29 ®

Wednesday 23rd January 2002

00.05	Tilawat, News, History of Ahmadiyyat
01.00	Children's Class: Hikaayaat-e-Shireen
01.15	Children's Corner: Waaqifeen-e-Nau Items
02.00	Tarjamatul-Qur'an Class: No. 234 Rec: 11/03/98
03.05	Perahan: Topic: How to tie & die
03.40	Atfal Mulaaqaat: Rec: 19/01/00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
04.35	Learning Languages: Urdu Asbaaq Presented by Ch. Hadi Ali Sahib
05.00	Liqa Ma'al Arab: Session No.449 Rec:02.03.00
06.05	Tilawat, News, History of Ahmadiyyat
07.00	Swahili : Darsul Hadith
08.10	MTA Lifestyle: Perahan ®
08.45	MTA Lifestyle: Al Maidah
09.00	Liqaa Ma'al Arab: Session No.449 ®
10.00	Indonesian Service: Various Items
11.00	Children's Corner: Waaqifeen-e-Nau ®
11.35	Learning Languages: Urdu Asbaaq No.67 ®
12.05	Tilawat, News
12.30	Bengali Shomprochar: Various Items
13.30	Atfal Mulaaqaat: Rec.19.01.00 ®
14.25	A Page from the History of Ahmadiyyat ®
14.35	MTA Soptlight: Interview of Ch. M.Nawaz Sb. Ammer Dist. Okara
15.00	Tarjumatul Qur'an Class: Lesson No.234 ®
16.05	Children's Corner: Waqfeen e Nau Items ®
16.40	Learning Languages: Urdu Asbaaq No. ®
17.05	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	French Programme: Mulaqaat with Huzoor Rec.13.03.00
19.15	Liqa Ma'al Arab: Session No. 449 ®
20.25	Atfal Mulaaqaat: With Huzoor ®
21.20	MTA Spotlight: Interview ®
21.45	Tarjumatul Qur'an Class: Lesson No.234®
22.50	MTA Lifestyle: Perahan ®
23.25	Learning Languages: Urdu Asbaaq No.67 ®

Thursday 24th January 2002

00.05	Tilawat, News, Dars Malfoozat
01.00	Children's Class: Guldastah No.10
01.30	Children's Corner: Bait Bazi
01.55	Homeopathy Class: Lesson No.58 Rec: 03.01.95
03.00	An introduction to the book 'Nooruddin'
03.40	Q/A Session: With Huzoor & English guests Rec: 29.03.98
04.35	Learning Chinese: Lesson No.27 Hosted by Usman Chou Sb.
05.00	Urdu Class: Lesson No.338 Rec: 20.12.97
06.05	Tilawat, News, Dars Malfoozat
07.00	Sindhi Muzakarah: Our Beliefs
07.35	Sindhi Muzakarah: Children's Educational Programme
08.00	An Introduction to the book 'Nooruddin' ®
08.40	Documentary: Safar Ham Nay Kiya A visit to Gilgit, Pakistan
09.10	Urdu Class: Lesson No.338 ®
09.55	Indonesian Service: Various Items
10.55	Children's Corner: Guldastah No.10 ®
11.25	Learning Chinese: Lesson No.27 ®
12.05	Tilawat, News
12.30	Bengali Shromprochar: F/S Rec: 08.03.96 Delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV
13.35	Q/A Session : Rec:29.03.98 in Germany ®
14.30	Dars Malfoozaat ®
14.55	Homeopathy Class: Lesson No.58 ®
16.00	Children's Corner: Guldastah No.10 ®
16.30	Learning Chinese: Lesson No.27 ®
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.10	French Programme: Various Items
19.10	Urdu Class: Lesson No. 338 ®
19.55	Safar Hum Nay Kiya: ®
20.25	Q/A Session: Rec:29.03.98 ®
21.20	Sang-e-Meel: Topic- Suez Canal Hosted by Fareed Ahmad Naveed Sahib
21.40	Homeopathy Class: Lesson No.58 ®
22.45	An Introduction of the book 'Nooruddin' ®
23.25	Learning Chinese: Lesson No.27 ®

Friday 25th January 2002

00.05	Tilawat, MTA News, Dars ul Hadith
00.45	Children's Corner: Class No. 3 Production of MTA Canada.
01.45	Majlis-e-Irfan: With Urdu Speaking Friends Rec: 18.01.02
02.45	MTA Sports: Badminton Double Final 2000
03.20	Safar Hum Nay Kiya: A visit to 'Rayshoon – Chitraal Valey'
04.00	Lajna Magazine: Prog. No. 30
04.45	Urdu Class: Lesson No. 339 Rec:24/12/97
06.05	Tilawat, News, Dars e Hadith
06.45	Saraiky Muzaakra: Seerat Hadhrat Masih Maud (AS): Programme No.5
07.55	MTA Sports: Badminton Finals ®
08.30	Speech: by Sh. M. Ahmad Sb. Ameer District J/S Faislabad District Topic:'Importance & reasons of Jalsa'
08.55	Urdu Class: Lesson No.339 ®
10.10	Indonesian Service: Various Items
10.40	Bengali Shomprochar: Various Items
11.10	Lajna Magazine: Programme No.30 ®
12.05	Tilawat, Dars Malfoozat, MTA News
13.00	Friday Sermon Live
14.00	Safar Hum Nay Kiya ®
14.30	Majlis-e-Irfaan: With Huzoor ®
15.30	Friday Sermon ®
16.30	Children's Corner: Class from MTA Canada®
17.00	German Service
18.05	Tilawat
18.10	French Programme: Aurore Le Respect de la nourriture
18.55	Urdu Class: Lesson No. 339 ®
20.10	Friday Sermon: By Huzoor ®
21.05	Safar Hum Nay Kiya ®
21.35	Majlis-e-Irfan: With Urdu Speaking Friends ®
22.35	Lajna Magazine: Prog. No. 30 ®
23.20	MTA Sports: Badminton Finals ®

Saturday 26th January 2002

00.05	Tilawat, MTA News, Darsul Hadith
01.00	Children's Corner: Waaqifeen-e-Nau Items
01.35	Kehkashan Programme: Hosted by Ameer Anjum Parveez Sb
02.10	Friday Sermon ®
03.10	Computers for Everyone: Part 137 Presented by Mansoor A. Nasir Sb
03.40	German Mulaaqaat: Rec: 16.01.02
04.40	Safar Hum Nay Kiya: visit to 'Knalaam'
04.55	Liqaa Ma'al Arab: Rec.09.03.00
06.05	Tilawat, News, Darsul Hadith
06.55	MTA Mauritius: Waqfeene Nau
07.45	Tabarrukaat: By Maulana Abdul M. Khan Topic: Nearness to Allah & sources of Obtaining it' J/S Rabwah 1966
08.45	Liqaa Ma'al Arab: With Huzoor ®
09.45	Indonesian Service: Various Items
10.45	Q/A Session: Rec.01.06.97
11.20	Children's Corner: Waaqifeen-e-Nau ®
12.05	Tilawat, MTA News
12.35	Bengali Shomprochar: Various Items
13.35	German Mulaqaat: Rec: 16.01.02 ®
14.35	Computers for Everyone: Part 137
15.05	Quiz Khutbat e Imam:
15.35	Safar Hum Nay Kiya: ®
15.50	Children's Class: By Huzoor Rec: 26.01.02
16.50	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.10	French Programme: ®
19.00	Liqaa Ma'al Arab: Rec.17.02.00 ®
20.00	Arabic Programme: Extracts from Tafseer-ul-Kabir. No.50
20.30	German Mulaqaat: Rec: 16.01.02 ®
21.30	Tabarrukaat: ®
22.30	Children's Class: By Huzoor ®
23.25	Q/A Session: Rec.01.06.97

Sunday 27th January 2002

00.05	Tilawat, News, Seerat-un-Nabi (saw)
01.00	Children's Corner: Kudak No.34
01.30	Dars-ul-Quran: Lesson No.22 Rec: 27.02.95.
03.10	Hamari Kaenat: By Sayed Tahir Ahmad Sb Topic: The importance of plants / No.125
03.35	Mulaaqaat: With Young Lajna & Nasirat. Rec: 20.01.02.
04.25	Learning French: Lesson No.23
04.50	Urdu Class :Lesson No.340
06.05	Tilawat, News, Seerat un Nabi (saw)
06.40	Dars-ul-Quran: Lesson No.22 (1995) ®
08.20	Chinese Programme: 'Islam Among Religions' – Pt 26 Presented by Usman Chou Sahib
08.45	Urdu Class: With Huzoor ®
09.55	Indonesian Programme: Various Items
10.55	Children's Class by Huzoor – Rec: 19.01.02 ®
12.05	Tilawat, News
12.40	Bangla Shomprochar: Various Items
13.40	Mulaaqaat: Young Lajna & Nasirat ®
14.40	Hamari Kaenat: ®
15.05	Friday Sermon by Huzoor ®
16.05	Children's Corner: Kudak No. 34 ®
16.30	Le Francais C'est Facile Lesson No.24 ®
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.10	English Programme: Orthopedic Surgeries
19.00	Urdu Class: With Huzoor ®
20.20	Mulaaqaat: Young Lajna & Nasirat ®
21.10	Hamari Kaenat: ®
21.45	Dars-ul-Quran: Lesson No.22 ®
23.30	Le Francais C'est Facile: Lesson No.24 ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 9 | Friday, January 18, 2002 | Issue No. 3

مجلس انصار اللہ برطانیہ کا سالانہ اجتماع ۲۰۰۱ء

(رپورٹ: رشید احمد زاہد۔ قائد عمومی مجلس انصار اللہ برطانیہ)

امسال مجلس انصااللہ برطانیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۴۔۵ اگست ۲۰۰۱ء بروز ہفتہ، اتوار مسجد بیت الفتوح مورڈن میں منعقد ہوا۔ یہ اجتماع گزشتہ سالوں میں ہونے والے اجتماعات سے قدرے مختلف تھا۔ ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات کے انعقاد کے لحاظ سے بھی مجلس انصار اللہ برطانیہ نے مسجد بیت الفتوح مورڈن میں پہلے اجتماع کے منعقد کرنے کی سعادت پائی۔

اجتماع کی تیاری کے سلسلہ میں ڈیڑھ دوماہ قبل محترم چوہدری وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ نے باقاعدہ ایک اجتماع کمیٹی تشکیل دی۔ اس اجتماع کمیٹی کے ناظم مکرم مرزا رشید احمد صاحب، نائب صدر اول مجلس انصاراللہ برطانیہ تھے۔ اجتماع کی تیاری کے سلسلہ میں کئی روز پہلے بہت سے انصار اور خدام نے مل کر وقار عمل کے ذریعہ مسجد بیت الفتوح کے احاطہ کی صفائی کی۔ اور ہال کو رنگ وروغن کر کے اور قالین بچھا کر اجتماع کے انعقاد کے لئے تیار کیا۔ نیز ہال کی نسبت سے ایک بڑا سٹیج بھی اجتماع کے لئے بنایا گیا۔

مورخہ ۴؍اگست بروز ہفتہ صبح کے وقت افتتاحی اجلاس کی صدارت مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب قائم مقام امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ انصار کا عہد مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ برطانیہ نے دہرایا۔ بعد میں نظم پڑھی گئی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب نے مختصر خطاب فرمایا۔

مجلس انصاراللہ کے اس اجتماع کا ایک نمایاں وبابرکت پروگرام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ مجلس عرفان کا انعقاد تھا۔ جس کا اسی روز شام سوا سات بجے محمود ہال مسجد فضل لندن میں اہتمام کیا گیا تھا۔ یہ مجلس انگریزی زبان میں منعقد ہوئی جو کہ ایک گھنٹہ جاری رہی۔

دونوں روز کارروائی کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ متعدد علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے اور تربیتی و تعلیمی اجلاسات میں مختلف موضوعات پر تقاریر کی گئیں۔ تلقین عمل کے پروگرام ہوئے اور تبلیغی نشستوں کا انعقاد ہوا۔

اجتماع میں شامل نواحمدی اور اطفال الاحمدیہ کے لئے بھی خصوصی پروگرام ہوئے۔ امسال سب سے زیادہ نو احمدی بریڈفورڈ (نارتھ ایسٹ ریجن) سے بمعہ فیملیز شامل ہوئے۔

اجتماع کے دوران مکرم و محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشان ربوہ، مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن، مکرم مولانا نصیر احمد صاحب قمر ایڈیشنل وکیل الاشاعت لندن اور مکرم مولانا لئیق احمد صاحب طاہر مبلغ سلسلہ، اور محترم نسیم احمد صاحب باجوہ مبلغ سلسلہ نے مختلف موضوعات پر تقاریر فرمائیں۔

اتوار کو بعد نماز ظہر وعصر ایک خصوصی پروگرام میں مسجد بیت الفتوح مورڈن کے تعارف کے بارہ میں احباب کو تفصیل سے بتایا گیا۔ اس پروگرام کو مکرم محمد ناصر خان صاحب نائب امیر یو کے اور مکرم محمد اکرم احمدی صاحب نائب امیر یو کے اور ان کے دیگر ساتھیوں نے پیش کیا۔

اس پروگرام کے اختتام پر مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن نے اردو میں اور مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب قائم مقام امیر یو کے نے انگریزی میں احباب سے مختصر خطاب کیا۔ جس میں مساجد کی اہمیت اور مسجد بیت الفتوح کے حوالہ سے قربانیاں پیش کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ یہ پروگرام بہت پراثر اور مفید رہا۔

مورخہ ۵؍اگست بروز اتوار اجتماع کا اختتامی اجلاس شام چھ بجے شروع ہوا۔ صدارت مکرم سید

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

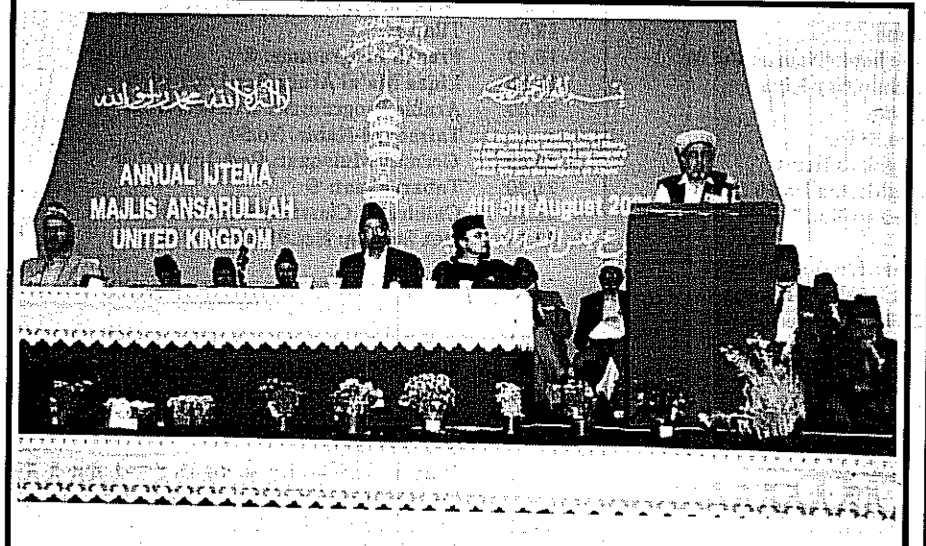

مجلس انصاراللہ یو کے کے سالانہ اجتماع میں مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب قائم مقام امیر خطاب فرمارہے ہیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت

دہشت گرد پاکستانی ملّا اقلیت میں

عزت مآب صدر پاکستان جناب پرویز مشرف صاحب کا بیان:

"پاکستانی مذہبی تنظیمیں جو کچھ کر رہی ہیں اس سے بھارت کو فائدہ پہنچ رہا ہے ...... ان لوگوں کی کارروائی سے بھارت خوش ہے۔ یہ لوگ اقلیت میں ہیں"۔

(روزنامہ 'دن' لاہور۔ ۲۳؍اکتوبر ۲۰۰۱ء صفحہ ۴ کالم ۷)

☆......☆......☆......☆

وہ مسلمان بھی نہیں

جناب صدر پاکستان نے ایک انٹرویو کے دوران یہ بھی فرمایا:

"جو لوگ مساجد میں مسلمانوں کو شہید کر رہے ہیں وہ مسلمان نہیں۔ دہشت گردی کا کارروائیوں کے پیچھے غیر ملکی طاقتیں ہیں اور ہم ان سے نمٹنا جانتے ہیں"۔

(روزنامہ 'دن' لاہور۔ ۲؍اکتوبر ۲۰۰۱ء صفحہ ۴ کالم ۵)

☆......☆......☆......☆

خالص اسلام کو مُلّاؤں سے بچاؤ

جناب قاسم ضیاء صاحب صدر، پاکستان پیپلز پارٹی پنجاب کا ایک اہم نوٹ:

"پروگریسو اسلام سے ہماری مراد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلام ہے۔ جس میں احترام انسانیت کے جذبے حاوی رہیں۔ جو فروعی باتوں سے بالاتر ہو۔ مسلک کے نام پر قتل و غارت نہ ہو .... ایسا اسلام جسے مولوی اپنی اجارہ داری قائم کرنے کے لئے بطور ہتھیار استعمال نہ کر سکیں۔ وہ جماعت اسلامی کا اسلام نہ ہو۔ کسی انتہاپسند مذہبی یا جہادی گروہ کے ہاتھوں میں یرغمال نہ بن سکے .... جو دلیل سے عوام الناس کے اخلاق سنوارے۔ ڈنڈے سے نہ ہانکے۔ ایسا اسلام جس کے طالبان حکومت میں دُور دُور تک نشان نہیں پائے جاتے۔ .... مولویوں نے اسلام کا جو نقشہ پیش کیا ہے وہ بہت خوفناک ہے"۔

(روزنامہ 'دن' لاہور۔ ۲۴؍اکتوبر ۲۰۰۱ء صفحہ ۴ کالم ۱۔۲)

☆......☆......☆......☆

سعودی عرب اور فتویٰ جہاد پر پابندی

ریاض کی ایک خبر:۔

سعودی عرب کے وزیر مذہبی امور شیخ صالح الشیخ نے کہا جہاد کرنے کا واحد اختیار سعودی حکمرانوں کے پاس ہے۔ کسی کو خود جہاد کا اعلان کرنے کا اختیار نہیں .... سعودی وزیر داخلہ نائف بن عبدالعزیز نے سعودی عرب میں اسامہ بن لادن کے ساتھیوں کو وارننگ جاری کی ہے کہ وہ سعودی عرب چھوڑ دیں"۔

(روزنامہ 'دن' لاہور۔ ۲۱؍اکتوبر ۲۰۰۱ء صفحہ ۱۔۲)

☆......☆......☆......☆

مسلمان ہونے کا اقرار کرنے والے کو مفتی کے سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں

"لاہور ہائی کورٹ نے قرار دیا ہے کہ جو شخص اپنی زبان سے مسلمان ہونے کا اقرار کرلے اسے کسی مفتی کا سرٹیفکیٹ پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ جسٹس اعجاز چوہدری نے یہ ریمارکس ایک حاضر سروس میجر سرفراز کی اخراج مقدمہ کی رِٹ درخواست منظور کرتے ہوئے دئے۔

(روزنامہ 'دن' لاہور۔ ۲۲؍اکتوبر ۲۰۰۱ء صفحہ ۸ کالم ۵)